بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

صیام اور بندگی کے معانی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اِس کتابچہ کا مواد صوتی شکل میں بھی دستیاب ہے
''صیام اور بندگی کے معانی'' آڈیو سی ڈی طلب فرمائیے

پاکستان بھر میں ہماری کتب، وسہ ماہی ایقاظ کے ڈسٹری بیوٹر:

کتاب سرائے الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، فون: 7320318, 7239884

فضلی بکس سپر مارکیٹ، اردو بازار کراچی، فون: 2212991

مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، فون: 7351124

ایقاظ آڈیوز کیلئے ہمارے ڈسٹری بیوٹر:

کتاب سرائے الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، فون: 7320318, 7239884

علمی کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر کراچی Ph: 7700237, 03332215687

بذریعہ ٹیلیفون، SMS، خط یا ای میل ہم سے براہ راست بھی منگوا سکتے ہیں
Ph: / Ph: 0321-4728052 / 0323-4031624 336 D سبزہ زار، لاہور
www.eeqaz.com www.eeqaz.org



1

صیام
اور
بندگی کے
معانی

حامد کمال الدین

مطبوعات ایقاظ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

جملہ حقوق محفوظ ہیں

طباعت: شعبان ۱۴۳۰ھ، اگست ۲۰۰۹ء

عنوان: مضامین رمضان.. صیام اور بندگی کے معانی

مؤلف: حامد کمال الدین hamidkamaluddin@gmail.com

ناشر: مطبوعات ایقاظ

قیمت:

برائے رابطہ و وی پی طلب بذریعہ ڈاک، فون وای میل:

مطبوعاتِ ایقاظ

۳۳۶۔ڈی، سبزہ زار سکیم، ملتان روڈ، لاہور

Ph: 0321-4728052 / 0323-4031624

www.eeqaz.com

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

فہرست

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

حضرات!

ہمیشہ کی طرح رمضان اس سال بھی آ رہا ہے اور ہمیشہ کی طرح رمضان اس سال بھی آ کر چلا جائے گا! کیا یہ آپ کی زندگی کا کوئی اہم واقعہ ہوگا یا آپ کے ہاں ایسے مہمانوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے!؟ اس مہمان کی ضیافت کا آپ نے کچھ بندوبست کیا؟

ضیافت تو اس کی ہر ایک ہی اپنے اپنے ظرف اور ہمت کے مطابق کرے گا مگر کچھ رہنمائی اور صلاح مشورہ ایک دوسرے سے ضرور ہو سکتا ہے۔

''ادارہ ایقاظ'' آپ کے ساتھ اس نیکی میں شمولیت کا خواہشمند ہے......

یہ کچھ مضامین ہیں جو رمضان کے مواقع پر سہ ماہی ایقاظ میں وقفے وقفے سے شائع ہو چکے ہیں۔ اگر آپ اس مجموعۂ مضامین کو مفید پائیں تو اس خیر میں اوروں کو بھی شریک کر سکتے ہیں۔ اپنے دوستوں رشتہ داروں کو یہ مضامین پڑھائیے۔ تقسیم کیجئے۔ پوسٹ کیجئے۔ عبادت کا شعور دلا کر اگر آپ کسی کے روزے میں جان ڈال سکیں...... کسی کے روزے کا وزن بڑھا سکیں...... تو یہ معاملہ بخل سے کام لینے کا نہیں۔ کسی کا روزہ کھلوانا باعث ثواب ہے تو کسی کے روزے کو روزہ بنانے میں مدد کرنا کیوں ثواب نہ ہوگا!

اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھئے گا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

ذوقِ طلب!

رمضان کا نام آتے ہی کچھ خاص کیفیات ذہن میں تازہ ہو جاتی ہیں۔ مانوس قسم کے محسوسات اور معمولات...... ایک خاص ذہنی اور شعوری فضا...... اور ایک خاص قلبی وروحانی کیف۔

یہ خاص ذہنی کیفیت، یہ محسوسات، یہ معمولات اور یہ خاص ذہنی اور شعوری فضا جو رمضان کے نام سے ذہن میں آتی ہے البتہ ہر شخص کیلئے اپنا ایک الگ مفہوم رکھتی ہے۔ کچھ لوگوں کیلئے یہ ایک روٹین کا نام ہے۔ کچھ کیلئے رمضان افطاریوں اور دعوتوں اور ملاقاتوں اور پروگراموں کا نام ہے۔ کچھ کیلئے ایک لگے بندھے افعال کا مجموعہ ہے۔ ہر بار آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ کچھ کیلئے البتہ یہ قلب اور شعور کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے۔ غرض آپ کہہ سکتے ہیں ہر شخص اپنے 'رمضان' کا مفہوم آپ ہی متعین کرتا ہے۔ بلکہ یوں کہہ لیجئے کہ ہر شخص کا اپنا 'رمضان' ہے اور اس بات کا انحصار دراصل اس بات پر ہے کہ کوئی شخص رمضان میں خود کو کیا پاتا ہے۔

بہر حال ہر کوئی 'اپنے' رمضان کا منتظر ہے اور رمضان اب دنوں میں آیا چاہتا ہے۔ ہر کسی کو یہ بہت مختصر لگے گا اور اس کے گزر جانے کا پتہ تک نہ چلے گا۔ البتہ اصل سوال یہی رہے گا کہ رمضان کسی کو کیا دے کر گیا؟

جب ایسا ہے تو پھر ان 'گنتی کے چند دنوں' کی بابت اپنا مفہوم اور اپنی توقعات درست کر لینا اور اگر پہلے سے درست ہیں تو انکو ایک بار از سر نو متعین کر لینا ایک بہت ضروری عمل بن جاتا ہے۔ آپ رمضان سے کیا پاتے ہیں، اس کا انحصار اگر اُس کے دینے پر نہیں بلکہ آپ کے لینے پر ہے تو پھر آپ کو اپنی طلب کا

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

تعین کرنے پر ضرور کچھ محنت کر لینی چاہیے۔

یوں بھی اس دنیا میں کیا نہیں ملتا۔ سوال تو یہ ہے کہ آپکو یہاں سے کیا چاہیے؟ بہت سے لوگ بس اسی سوال کا تعین نہیں کر پاتے اور بس اسی سبب سے ان کیلئے زندگی بے معنی ہو جاتی ہے۔ تب وہ اس زندگی سے اُس چیز کی امید لگا لیتے ہیں جسکا دے دینا اِس زندگی کے بس کی بات نہیں۔ آنکھ کھلتی ہے تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے!

ذوقِ طلب کا پیدا ہو جانا اس لحاظ سے انسانوں کا ایک بہت ہی بنیادی اور حقیقی مسئلہ ہے!

کسی عمل میں نیت اور قصد کا فقدان ایک بڑا مسئلہ ہے۔ آپ کا یہ تعین نہ کر سکنا کہ آپ کو ایک عمل سے کیا برآمد کرنا ہے، آپ کی پہلی ناکامی ہے بے شک 'عمل' کر لینے میں آپ کامیاب ہو بھی جائیں۔ ایک 'ناکام' عمل کرنے میں کامیاب ہونا اصل ناکامی ہے۔ کامیاب عمل وہ ہے جو آپ کا وہ مقصد پورا کرے جو اس عمل سے آپ کے پیش نظر ہونا چاہیے۔ بصورت دیگر یہ 'آپ' کی ناکامی ہے۔ اس کا الزام 'عمل' کو نہیں جاتا۔

انما الأعمال بالنیات وانما لکل امریٔ مانوی.. عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کے حصہ میں وہی کچھ آئے گا جو (عمل سے) دراصل اس کی منشا و مراد تھی

بھائیو اور بہنو! آیئے رمضان شروع ہونے سے پہلے اپنے مقصود او رمطلوب کا تعین کر لیں۔ یہ بھی احضارِ نیت ہی کا دراصل ایک پہلو ہے۔

شعبان ۱۴۲۲ھ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

أَوَلَمْ يَنظُرُواْ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَى أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ

(الاعراف ۱۸۵)

''کیا ان لوگوں نے آسمان وزمین کے انتظام پر کبھی غور نہیں کیا اور کسی چیز کو بھی جو اللہ نے پیدا کی ہے آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا؟ اور کیا یہ بھی انھوں نے نہیں سوچا کہ شاید ان کی مہلت زندگی پوری ہونے کا وقت قریب آ لگا ہو؟ پھر آخر اس تنبیہ کے بعد اور کونسی بات ایسی ہوسکتی ہے جس پر یہ ایمان لائیں''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیَ أُنزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِی عَنِّی فَإِنِّی قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِی وَلْيُؤْمِنُواْ بِی لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

(البقرہ۱۸۶-۱۸۰)

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق اور باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جارہا ہے۔ تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار واعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔ اور اے نبی میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتادو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ لہذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں (یہ بات تم انہیں سنادو) شاید کہ وہ راہ راست پالیں''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ

(سورہ ص ۲۹)

’’یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل وفکر رکھنے والے اس سے سبق لیں‘‘

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ

(فاطر ۳۰-۲۹)

’’جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جسمیں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔ (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اس لیے کھپایا ہے) تاکہ اللہ ان کے اجر پورے کے پورے انکو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائے۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور قدردان ہے‘‘

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

(القدر)

’’ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ فرشتے اور روح القدس اس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوع فجر تک!‘‘

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

عن أبی هريرة أن النبی ﷺ قال: ما اجتمع قوم فی بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم إلا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده

(رواه مسلم)

روایت ابو ہریرہؓ سے، نبی ﷺ نے فرمایا:

جب بھی کچھ لوگ مل کر اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اس کو ایک دوسرے سے سمجھتے ہیں تب (اللہ کی جانب سے) ان پر سکینت نازل ہونے لگتی ہے اللہ کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور فرشتے ان کے گرداگرد اکٹھے ہونے لگتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے مقرب (فرشتوں) میں کرتا ہے۔

عن عبدالله بن مسعود انه قال :ان هذا القرآن مائدة الله فاقبلوا مائدته ما استطعتم ان هذا القرآن حبل الله المتين والنور المبين والشفاء النافع ، عصمة لمن تمسك به ، ونجاة لمن اتبعه ، لا يزيغ فيستعتب ، ولا يعوج فيقوم ، ولا تنقضى عجائبه ولا يخلق من كثرة الترداد، اتلوه فان الله يأ جركم على تلاوته كل حرف عشر حسنات ، اما انى لا اقول الم حرف و لكن الف حرف ولام حرف وميم حرف۔

رواه الحاكم

روایت عبداللہؓ بن مسعود سے، کہا:

یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے پس اس سے جتنا حظ اٹھا سکتے ہو، اٹھالو۔ یہ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ ہر طرف روشنی کر دینے والا نور ہے۔ یہ ہر مرض کی شفا ہے۔ ہر مسئلے کا علاج ہے۔ جو اس سے چمٹ رہے یہ اس کا سہارا اور نجات ہے۔ جو اس کے پیچھے ہو لیا وہ پار لگ کر رہے گا۔ نہ وہ کبھی بھٹکے گا کہ اسے شرمسار ہونا پڑے اور نہ وہ کسی ٹیڑھ پن کا شکار ہوگا کہ اسے سیدھا کرنا پڑے۔ اس قرآن کے عجائب کبھی ختم نہ ہونگے بار بار پڑھا جانے کے باوجود بھی یہ کبھی پرانا نہیں ہوگا۔ اسکو خوب پڑھو۔ اللہ اس کا ایک ایک حرف پڑھنے پر تمہیں اجر دے گا۔ دیکھو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

عـن عبـدالـله بن عمر ان النبی قال: الصیام و القرآن یشفعان للعبد یوم القیامه یـقـول الـصیـام ای رب مـنعتـه الـطعام و الشهوة فشـفـعـنـی فیه ، و یقول الـقرآن منعته النوم باللیل فشـفـعـنـی فیــه، قـال: فیشفعان۔
(رواه احمد و الطبرانی و الحاکم و قال صحیح علی شرط مسلم)

روایت عبداللہؓ بن عمرؓ سے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے روز بندے کے سفارشی بن کرآئیں گے۔ روزہ کہے گا پروردگار! میں نے اسے کھانے پینے اور شہوت سے روک رکھا تھا، اب تو اس کیلئے میری شفاعت قبول فرما! قرآن کہے گا میں نے راتوں کواس کو نیند سے باز رکھا اب تو اس کیلئے میری شفاعت قبول فرما۔ آپ فرماتے ہیں: دونوں کی سفارش ہی قبول ہوگی۔

عـن ابـی هریرة عن النبی قـال :مـن لـم یـد ع قول الزور والعمل به والجهل فـلیس لله حـاجة فی ان یدع طعامه و شرابه
(رواه البخاری)

روایت ابوہریرہؓ سے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

جو آدمی گناہ کی بات اور گناہ کے کام سے باز نہیں آتا۔ جہالت اور بدتمیزی بھی نہیں چھوڑتا تو اللہ کو یہ حاجت تو نہیں کہ ایسا آدمی بس صرف اپنا کھانا پینا چھوڑ کر بیٹھ رہے۔

عـن ابی هریرة عن النبی أنـه قـال: من نسی وهو صـائـم فـأكل أو شـرب فلیتم صومه فإنما أطعمه الله وسقاه
(متفق علیه)

رویات ابوہریرہؓ سے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو (اسکا روزہ ٹوٹا نہیں) وہ اسی کو پورا کرے کیونکہ دراصل یہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

عـن عامر بن ربیعة رأیت الـنبـی مـالا أحـصـی یتوسك وهو صائم۔
(رواه احمد و ابو داود والترمذی و قال ابن حجر اسناده جید)

روایت عامرؓ بن ربیعہ سے، کہتے ہیں:

میں نے نبی کریم ﷺ کو بے شمار مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

عن عائشة أن النبی صلی فی المسجد ذات لیلة و صلی لصلاته ناس ثم صلی من القابلة و کثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة أو الرابعة فلم یخرج إلیهم رسول الله فلماأصبح قال قد رأیت الذی صنعتم لم یمنعنی من الخروج إلیکم إلا أنی خشیت ان تفرض علیکم
(أبو داود، صححه الألبانی)

روایت حضرت عائشہؓ سے:

نبی ﷺ نے (رمضان کی) ایک رات (تراویح) نماز پڑھی لوگ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ اگلی رات پھر پڑھی تب لوگ اور بھی زیادہ ہوگئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی لوگ اکٹھے ہوئے مگر رسول اللہؐ باہر نہ آئے جب صبح ہوئی تو آپؐ تشریف لائے اور فرمایا تمہارا انتظار کرنا مجھے معلوم تھا مجھے باہر آکر تمہارے ساتھ شامل ہونے میں کوئی مانع نہیں تھا سوائے اس کے کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ تم پر فرض نہ ٹھہر جائے۔

عن ابی ذر قال صمنا مع النبی فلم یعلم بنا حتی بقی سبع من الشهر فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل ثم لم یقم بنا فی السادسة ثم قام بنا فی الخامسة حتی ذهب شطر اللیل ای نصفه فقلنا ـ یارسول الله لو نفلتنا بقیة لیلتنا هذه ؟فقال انه من قام مع الامام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة
(رواه اهل السنن بسند صحیح)

روایت ابوذر غفاریؓ سے، کہتے ہیں:

ہم نبی ﷺ کے ساتھ روزے رکھتے رہے آپؐ نے ہمیں رات کی (تراویح) نماز نہیں پڑھائی تا آنکہ رمضان کی سات راتیں گزر گئیں تب آپؐ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی۔ پھر آپؐ نے چوبیسویں رات نماز نہ پڑھائی پھر پچیسویں رات نماز پڑھائی یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی۔ تب ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اگر باقی کی رات بھی آپ ہمیں نوافل پڑھائیں ! آپؐ نے فرمایا کہ بس جو آدمی امام کی اقتدا میں (تراویح کا) قیام کرے اور امام کے ختم کرنے تک (اس کے ساتھ پڑھتا رہے) اس کیلئے پوری رات ہی کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

عن ابن عمر قول رسول الله لا تمنعو اما ء الله مساجد الله (البخاری)

عبداللہؓ بن عمرؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ قول مروی ہے، کہا:

اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو۔

عن ام سلمة قالت، کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا سلم قام النسا ء حین یقضی تسلیمه وهو یمکث فی مقامه یسیر ا قبل ان یقوم قالت نری والله اعلم ان ذلک کا ن لکی ینصرف النساء قبل ان یدرکهن الرجال

(رواه البخاری)

روایت ام سلمہؓ سے، کہتی ہیں:

نبی ﷺ کا معمول تھا کہ آپؐ کے نماز سے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ جاتیں اور آپؐ تھوڑی دیر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے ام سلمہؓ کہتی ہیں: ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے مگر ہمارا خیال تھا کہ آپؐ ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ عورتیں مردوں سے پہلے اٹھ جائیں۔

عن محمد بن زیاد قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غمی علیکم الشهر فعدوا ثلاثین

(رواه مسلم)

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو۔ اگر دھندلاہٹ کی وجہ سے چاند دیکھ نہ سکو تو مہینہ تیس دن کا پورا کرلو۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

عن ابن عباس قال جاء أعـرابـی إلـی الـنبی فقال :إنی رایت الهلال یـعـنـی رمـضـان فقال أتشهـد أن لا الــه الا الله؟ قــال نـعـم قــال أتشهـد أن مـحـمـدا رسول الله ؟ قـال نـعم قــال یــا بلال أذن فی الناس فلیصو موا غداً
(اخرجه الخمسة الا أحمد)

روایت عبداللہؓ بن عباسؓ سے، کہتے ہیں:

نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہا میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا : کیا تم شہادت دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اے بلال اعلان کردو کہ لوگ صبح روزہ رکھیں

عـن عبدالـرحمن بن زید بـن الخطاب أن أصحاب رسول الله ﷺ حدثوه أن رسـول الله ﷺ قـال: إن شهـد شاهـدان مسلمان فصوموا وأفطروا
(رواه احمد و إسناده لاباس به علی اختلاف فیه وله شاهد عند ابی داود والدار قطنی)

عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بس دو گواہ اگر مسلمان ہوں چاند دیکھنے کی شہادت دے دیں تو روزہ بھی رکھو اور عید بھی کرو۔

عـن عبدالله بـن عـمر ان الـنبی قال :التـمسوها فی العشر الاواخر (یعنی لیلة الـقـدر) فـإن ضـعف أحـدکـم أو عـجـر فـلا یغلبن علی السبع البواقی
(رواه مسلم)

عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

عظمت والی رات (یعنی لیلۃ القدر) کو رمضان کی آخری دس راتوں میں پانے کی کوشش کرو اگر کسی سے کچھ سستی او رکوتاہی ہو ہی جائے تو آخری سات راتوں میں تو وہ ہرگز بھی ہمت نہ ہارے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

عن عائشه ان رسول قال:
تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الاواخر من رمضان
(رواه البخاری)

عائشہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عظمت والی رات (شب قدر) کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں پانے کی کوشش کرو۔

عن ابی کعب انه قال:
والله إني أعلم أی ليلة هی ، هی الليلة التی أمرنا رسول الله القيام بها،هی ليلة سبع و عشرين
(رواه المسلم)

ابیؓ بن کعب کہتے ہیں:

اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے وہ کون سی رات ہے۔ یہ وہی رات ہے جس رات اللہ کے رسولؐ نے ہمیں قیام کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ستائیسویں رات ہے۔

عن ابی هريرة ان رسول الله قال :اقرب ما يكون العبد الی ربه وهو ساجد فأكثرو الدعاء
(رواه مسلم)

روایت ابو ہریرہؓ سے، کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

بندہ اپنے رب سے اس لمحے سب سے زیادہ قریب ہو چکا ہوتا ہے جب وہ سجدے میں پڑا ہو۔اس (قربت کی گھڑی) میں جتنی ہو سکے دعا کرلیا کرو۔

عن ابن عباس قال قال رسول الا وانی نهيت ان اقرا القران راكعا اوساجداًواما الركوع فعظموا فيه الرب عزوجل واما السجود فاجتهدوا فی الدعاء فقمن ان يستجاب لكم
(أبو داود، صححه الألبانی)

عبداللہؓ بن عباسؓ کہتے ہیں اللہ کے رسولؐ نے فرمایا:

آ گاہ رہو مجھے رکوع اور سجود کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے پس جب تم رکوع میں جھکو تو پروردگار عالم کی تعظیم بیان کرو اور سجدے میں پڑو تو دعا و مناجات کی پوری کوشش کیا کرو۔ بہت امکان ہے کہ (سجدے میں) تمہاری سنی جائے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

عـن عبدالله بـن عـمر ان الـنبی امر بزکوة الفطر ان تـودی قبل خروج الناس الی الصلوة
(متفق علیه)

عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ:

زکات فطر (فطرانہ) عید کی نماز کو نکلنے کے وقت سے پہلے پہلے ادا کر دی جائے۔

عـن ابـی سـعید الخدری قـال :قـال رسـول الـلـه الـسـحـور کـله برکة فلا تتـرکـوه ولـو ان یـجرع احـدکـم جـرعه ماء فان الله ومـلا ئـکتـه یصلون علی المتسحرین
(رواه احمد وقال المنذری اسناده قوی)

روایت ابوسعید خدریؓ سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

سحری کھانے میں برکت ہے پس اسے ہرگز ترک نہ کرو چاہے تم میں سے کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی پیئے کیونکہ اللہ خود بھی اور اس کے فرشتے بھی سحری کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

عـن ابـن هریرة عن النبی قـال :نـعـم سـحـور المومن التمر
(أبو دواد، صححه الألبانی)

روایت ابوہریرہؓ سے، نبی ﷺ نے فرمایا:

مومن کیلئے کھجور کی سحری کیا ہی اچھی ہے!

عـن انس قال: کان النبی یـفطر قبل ان یصلی علی رطبـات فـان لـم تـکن رطبات فتمرات فان لم تـکـن لـه تـمـرات حساحسوات من ماء
(رواه احـمـد ابـوداود والتـرمـذی و اسـناد حسن جدا)

روایت انسؓ سے:

نبیؐ روزہ کھولتے تو بس نماز مغرب سے پہلے کچھ تازہ کھجوریں ہی لیتے۔ تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو عام کھجوریں لیتے، یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چھوٹے چھوٹے چند گھونٹ ہی لے لیتے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

عن سهل بن سعد قال :قال رسول الله لاتزال امتى بخير ما عجلوا الافطار

(متفق عليه)

روایت سہل بن سعدؓ سے، کہ رسول اللہ نے فرمایا:

میری امت بہت ہی اچھی رہے گی جب تک وہ افطار میں جلدی کرتی رہے گی۔

عن زيد بن خالد الجهني عن النبي قال: من فطر صائما كتب له مثل اجره الا انه لا ينقص من اجر الصائم

(الدارمی)

زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے، نبیؐ نے فرمایا:

جو کسی روزہ دار کو افطار کروائے اسے اس کے روزے جتنا ہی اجر مل جاتا ہے جبکہ روزہ دار کا اپنا اجر بھی کم نہیں ہوتا۔

عن معاذ بن زهرة أانه بلغه ان النبى ﷺ كان اذا افطر قال:

اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت

رواه أبو داود والحديث مرسل

معاذ بن زہرہ (تابعی صحابی کا ذکر کئے بغیر) روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو کہتے:

اے اللہ تیرے لئے میں نے روزہ رکھا اب تیرا دیا کھا کر افطار کرتا ہوں۔

عن عبد الله بن عمران ان النبى كان اذا افطر يقول

ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله

رواه ابو داود واسناده حسن

عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے، نبیؐ جب روزہ کھول لیتے تو کہتے:

پیاس بجھی، رگوں کو تراوت ملی اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی پکا!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi



ایک عبادت، ایک پیغام

عزیز قارئین وقاریات!

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے!

اس خیر وعافیت کی قدر پہچاننا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔

لینے والے کو اپنی اوقات اور دینے والے کی فضیلت و برتری کا پاس رہے، اپنی کم مائیگی اور اُسکی مہربانی کا احساس رہے تو بندگی خوب نبھتی ہے۔ بندے اور مالک کا رشتہ اپنی بہترین حالت میں جڑا رہتا ہے۔

بندہ اپنے مالک سے لے کر ہی تو کھاتا ہے۔ اس لینے میں آخر عیب ہی کیا ہے، بشرطیکہ یہ احساس رہے کہ یہ رشتہ لینے اور ہاتھ پھیلانے کا رشتہ ہے۔ یہ مانگ کر لینے کا رشتہ ہے۔ لے کر اقرار کرنے کا رشتہ ہے۔ کھا کر شکر کرنے کا رشتہ ہے۔ اس رشتے کی اصل قیمت بس یہی تو ہے کہ اسے یاد رکھا جائے اور قلب وذہن سے ایک پل بھی محو نہ ہونے دیا جائے۔ کیونکہ اس کے محو ہو جانے کا مطلب پھر یہی تو ہوگا کہ یہ سب نعمتیں، یہ صحت وشادمانی، یہ تندرستی، یہ زندگی، یہ جوانی، یہ راحت اور تن آسانی، یہ بیوی بچوں کی محبت اور چاہت، یہ مسرت کے لمحات میں دوستوں کے قہقہے اور عزیزوں کی چہک، یہ خوشیاں یہ سب نعمتیں یہاں آپ سے آپ ہیں!! یہ کسی

مہربان کی دین نہیں! یہ سب کچھ روزانہ ایسے ہی یہاں گلیوں، بازاروں میں بے تحاشا پڑا ہوتا ہے! یہ خود بخود کہیں سے آتا ہے اور پھر کبھی کبھار خود بخود ہی کہیں کو سدھار جاتا ہے!!

شہر کے ایک نادان بچے کی طرح جس نے کھیت اور باغات کبھی نہ دیکھے ہوں، کسانوں اور باغبانوں کا پسینہ کبھی بہتا نہ دیکھا ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ سیب ریڑھیوں کو لگتے ہیں اور آم دکانوں میں اگتے ہیں۔ بندگی کا یہ رشتہ، خدا کی ممنونیت اور احسان مندی کا یہ احساس جس لمحہ دل سے محو ہوتا ہے تو پوری زندگی ہمارے لیے ویسے ہی بے معنی اور لغو ہوکر رہ جاتی ہے۔ سب خوشیاں اور راحتیں ویسی ہی بے مقصد اور بے قیمت ہو جاتی ہیں۔ یہ خوبصورت دنیا پھر کسی کاریگر کی صناعی معلوم نہیں ہوتی، پھر سورج کے روزانہ اپنے وقت پر نکل آنے پر ہمارے لئے کوئی پیغام نہیں ہوتا۔ پھر چاند کے گھٹتے بڑھتے اجالے میں کوئی عبرت اور کوئی سبق نہیں ہوتا۔ یہاں کے خوش نما پھل، پر لطف ذائقے، یہ سب رعنائیاں اور لطافتیں ہم کو ریڑھی کا کمال نظر آتا ہے!!

مالک کی پہچان سے محروم ہوکر آدمی واقعی اتنا ہیچ ہو جاتا ہے۔ جب یہ کسی کی دین نہیں تو پھر یہ لوٹ ہے!! دوستو لوٹ مچی ہو تو پھر اتنی کسی کو فرصت کہاں کہ ریڑھی سے آگے کی سوچے! کوئی رازق کو پہچانے! خالق کا پوچھے! مالک کا پتہ کرے! منعم کا احسان مند ہو! جس کا مال کوئی لوٹ نہیں محض اس کی دین ہے! اس کا فضل اور احسان ہے! اس کو کوئی اٹھائے تو اس سے پوچھ کر، کھائے تو اس کا نام پہلے لے کر، پھر کھالے تو دل اور زبان سے اسکی مہربانی تسلیم کرے، اس کی کاریگری کی داد دے اور اس کی عظمت کے گیت گائے! پھر اپنی ذات پر اپنا یا کسی اور کا نہیں سب سے بڑھ کر اسی کا حق تسلیم کرے اور نمک حلالی کا یہ حق بھی جانے کہ مالک کے سوا دنیا میں کسی اور کی بڑائی اس سے برداشت نہ ہوگی!! اس کے جیتے جی زمین میں اب کسی اور کی خدائی اور فرمانروائی نہ چل پائے گی! اتنا سوچنے کی کسی کو یہاں فرصت کہاں!!!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

صاحبو! مالک کی بجائے اناج کی بندگی.. رازق سے بے اعتنائی پر رزق کی طمع، نعمت کا پاس اور منعم کی بے وقعتی ...... یہ دنیا میں ہمیشہ پست ہمتوں اور کم ظرفوں کا شیوہ رہا ہے۔ یہاں گھٹیا انسانوں کا یہ پرانا مذہب چلا آیا ہے۔ روزہ جو اصل معبود کیلئے اختیاری بھوک رکھ کر ہوتا ہے، مالک کی خاطر پیاس سہہ کر رکھا جاتا ہے، دراصل اسی کم ظرفی کے مذہب کا انکار ہے۔ یہ روزہ کیا ہے؟ اس بات کا اعلان کہ دنیا میں خدائی روٹی کی نہیں، روٹی دینے والے اور پیدا کرنے والے کی ہے۔ جو کبھی نہ بھی دے تب بھی خدائی اسی کی شان ہے۔ ہر حال میں اپنا اس سے ایک ہی رشتہ ہے۔ یہ بندگی اور سپاس کا رشتہ ہے۔ یہ منعم شناسی ہی دراصل خود شناسی ہے۔ بھائیو! اس رشتے کو جانے بغیر، منعم کو پہچانے بغیر کھاتے چلے جانا ویسے کہاں کی انسانیت ہے!! اعلیٰ ظرفی تو یہ ہے کہ کھانے سے زیادہ انسان کو کھلانے والے کی قدر ہو اور کمینگی یہ ہے کہ آدمی کو بس صرف کھانے سے غرض ہو!

پیٹ بھرے تو اس کو روٹی کا کمال جاننا کس قدر گھٹیا پن ہے! اپنا سارا مبلغ علم روٹی پکانے اور اگانے کا فن سیکھنے تک محدود کر لینا روٹی کے مالک سے بے اعتنائی تو ہے ہی، مگر بھائیو! یہ انسان کی اپنی بھی توہین ہے۔ ایسی کم ظرفی کی زندگی جو سب نعمتوں کی قدر کھو دے!! ایسی بدبختی ہر اس انسان کے حصے میں آتی ہے جو دنیا میں اللہ کے تعارف سے محروم رہے۔ جو بندگی کے پر لطف معنوں سے آشنا نہ ہو پائے۔ جسے محمد ﷺ کی لائی ہوئی روشنی میں دنیا کی حقیقت دیکھ لینا نصیب نہ ہو۔ لوگ پہلے بھی یقیناً ہنستے بستے اور کھاتے پیتے رہے ہونگے مگر بندگی کا مطلب سمجھا کر انسانوں کی طرح کھانا اور بندوں کی طرح نعمت کا حظ اٹھانا ان کو محمد ﷺ ہی نے آکر سکھایا ہے۔ یہ بندگی کا احساس، یا یوں کہہ لیں کہ محمد ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت، ایک لمحہ کیلئے بھی آپ کی نظر سے اوجھل ہوئی تو سمجھئے یہ ہنستی بستی دنیا بس اندھیر ہوگئی۔ انسان کے کھانے اور چارے کا فرق بس اسی ہدایت کے دم قدم سے تو ہے!! دنیا کے طبیب اور ڈاکٹر تو آپ کو کھانے اور چارے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

کا فرق صرف غذائیت کے اعتبار سے ہی بتا سکیں گے۔ وہ تو آپ کو کیلوریوں اور وٹامینوں کی گنتی کرنا ہی سکھا سکیں گے، مگر انسانوں کی طرح کھانا، کسی سوچے سمجھے مقصد کیلئے کھانا بلکہ کسی اعلی مقصد کیلئے کبھی نہ بھی کھانا...... پھر کھانے اور نہ کھانے، ہر دو صورت میں بندگی کا اقرار اور اعتراف کرنا، بلکہ نہ کھانے کی صورت میں شکم سیروں سے کہیں بڑھ کر اس کی حمد و تسبیح کرنا، بھوکا اور پیاسا رہ کر اپنی بندگی اور اس کی کبریائی کا اور بھی شدت سے اعتراف کرنا کوئی صرف محمد ﷺ سے ہی سیکھ سکتا ہے، انسان اور حیوان کا یہ فرق آپ کو سورہ محمدؐ ہی سے معلوم ہو سکتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُوْنَ	خالق سے کفر کرنے والے چند روزہ زندگی کی موج
وَيَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ	کرنے میں لگے ہیں، یوں کھاتے ہیں جیسے جانور،
وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ	اور آگ ان کا گھر بننے کیلئے ان کے (انتظار
(سورہ محمد: ۱۲)	میں) ہے

بھائیو اور بہنو! سچ تو یہ ہے کہ محمد ﷺ مبعوث نہ ہوئے ہوتے تو ہمیں اللہ کی تو کیا اپنی پہچان بھی نہ ہو پاتی۔ ہم بھی چوپایوں کی طرح رہتے، کھانے کیلئے جیتے، روٹی کیلئے مرتے اور حیوانوں کی طرح دفن ہوتے۔ اللہ کا درود ہو محمد ﷺ پر جو ہمیں زندگی کی اعلی قدریں سکھا گئے۔ جو ہمیں اعلیٰ ظرفی کا مطلب بتا گئے۔ جو ہمیں جینے کا مقصد سمجھا گئے۔ بلکہ یوں کہیے جو ہمیں انسان بنا گئے۔ سورۃ بینہ پڑھ لیجئے محمد ﷺ قرآن کا صحیفہ لے کر نہ آئے ہوتے تو دنیا مان کر دینے والی نہیں تھی۔ انسان بن جانے پر تیار نہ تھی۔ پر یہ اللہ کی رحمت تھی کہ اس نے پاکیزہ صحیفے دے کر اپنا آخری رسولؐ مبعوث فرمایا۔ ان صحیفوں میں روشنی بھر دی اور رسولؐ کے ہاتھ یہ مشعل تھما دی جس سے زمین روشن ہوئی اور انسانیت کی کایا پلٹ گئی! جس رات یہ صحیفے نازل ہوئے، جس ماہ میں انسانوں کو یہ روشنی اور ہدایت ملی اس رات کو اور اس ماہ کو یادگار ہونا ہی چاہیے تھا! سو یہ ہدایت ملنے کا جشن ہے جو ہدایت پا کر ہی منایا جا سکتا ہے۔ یہ آدمی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

کے انسان بن جانے کی تقریب ہے جس میں ہم اپنی انسانیت نکھار کر اور بندگی کو جلا دے کر شریک ہونگے اور عبادت کا خاص سلیقہ اختیار کریں گے۔ بھائیو!! انسانیت میسر آ جانے کا یہ شکرانہ کوئی زیادہ تو نہیں! ہدایت کا یہ مول ہی کیا ہے!؟ مگر اللہ زیادہ طلب کرتا ہی کب ہے!

يُرِيدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (البقرہ ۱۸۵)

اللہ کو تمہارے ساتھ نرمی ہی مطلوب ہے سختی نہیں۔ (بندگی کی یہ ادائیں تم کو سکھا دیں گئیں تا کہ تم خوشی خوشی) روزوں کی تعداد پوری کرلو اور اللہ نے تمہیں بندگی کی جو راہ دکھائی اس پر تم اللہ کی کبریائی کا اظہار اور اعتراف کرو اور شکرانہ ادا کرو۔



قارئین!! رمضان ہدایت کا مہینہ ہے اور قرآن ہدایت کی کتاب، دن کے روزے اور رات کے قیام میں بہت گہرا تعلق ہے۔ کھانا اور سو لینا دنیا کا بیکار مشغلہ ہے۔ یہ دنیا اگر کھانا اور سونا کبھی چھوڑ بھی دیتی ہے تو اس کے پیچھے کوئی اعلی مقصد نہیں ہوتا۔ یہاں کھانے کی قربانی تقریبا کھانے کیلئے ہی ہوتی ہے جو کہ حیوانیت کا بدتر درجہ ہے۔ ہدایت دراصل یہ ہے کہ آدمی جینے کی غرض جانے اور اعلی زندگی کا راز پائے۔ ''تقویٰ'' اس اعلی اور ارفع زندگی کا ہی دوسرا نام ہے۔ یوں سمجھو کہ روزے اور قیام کی ایک ماہ کی محنت بس اس مقصد کے لئے ہے۔ اس عمل سے اگر ہدایت کا یہ احساس برآمد نہ ہوا، بلند مقصد کیلئے جینے اور مرنے کا حوصلہ پیدا نہ ہوا، اس ایک ماہ میں اگر بندگی کا عہد پختہ نہ ہوا، اپنے روزوں کی شکل میں اللہ کو ہم اگر اپنا آپ پیش نہ کر سکے تو بھائیو! اللہ کو غلے اور اناج کی کمی تو درپیش نہیں! اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ عبادت جو ہے ہی ایک مقصد کا نام، وہ ہمارے ہاتھوں بے مقصد ہو کر رہ جائے! تب اسے عبادت کہا ہی نہیں جا سکتا۔ اسی لیے امام ابن تیمیہؒ ایسے عمل کیلئے عادت کا لفظ بہتر قرار دیتے ہیں! عبادت تو وہ ہے جو آپ کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

بندگی کے احساس کے ساتھ اللہ کے سامنے بے حس وحرکت کھڑا کردے اور اس (عبادت) کے باربار کرنے پر بندگی کے اصل رشتے کی خودبخود تجدید ہوتی رہے بندگی کے اس رشتے کی تجدید، جوکہ اصل ایمان ہے۔

یہ ''بندگی کا اصل رشتہ'' اور ''ایمان کی اصل'' کیا ہے جس کی تجدید آدمی کے روزے سے مطلوب ہے؟ یہ لاالہ الا اللہ کا فہم اورادراک ہے۔اس فہم وادراک کے ساتھ پھر لا الہ الااللہ کا اقرار واعلان ہے۔یہ بندگی کا اصل رشتہ توحید کی شہادت ہے۔ یہ اللہ کی بڑائی کا اعتراف ہے اوراس کے سوا ہرایک کی خدائی کا انکار۔ صاحبو! اعمال میں جان بس اسی توحید کے دم سے آتی ہے۔روزہ ہو یا نماز، صدقہ ہو یا قیام، ذکر ہو یا جہاد جو بھی عمل ہو بس اسی توحید کی شہادت ہے۔نیکی کا ہر عمل اس لاالہ الااللہ کا عملی اظہار ہوتو ثمر بار ہوتا ہے، دنیا میں بھی اس کا نتیجہ تبھی نکلتا ہے اور آخرت میں بھی۔ کامیاب ہے وہ شخص جس کا روزہ اور قیام، جس کی نماز اور قربانی، جس کا مرنا اور جینا اس لاالہ الااللہ کا عملی اورشعوری اعلان ہو۔حقیقت تو یہ ہے کہ لا الہ الااللہ ہدایت کا وہ سرا ہے جسے پانے کے بعد ہی انسان کسی عمل میں ''عبادت'' اور ''ہدایت'' کا مزا پاتا ہے بلکہ یوں کہیے پھر ''عبادت'' کے سب افعال اس لاالہ الا للہ کا مزہ دینے لگتے ہیں۔ سورۂ محمد ہمیں بارباراسی حقیقت پرلا کھڑا کرتی ہے۔

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ (محمد: ۱۷-۱۹)	وہ جو ہدایت پا جاتے ہیں اللہ انہیں پھراور سے اور بھی ہدایت سے نوازتا ہے اوران کو بچ نکلنے (تقویٰ) کا سلیقہ عطا فرماتا ہے۔اب کیا یہ لوگ بس قیامت کے ہی منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے؟ اس کی علامات تو رونما ہوچکیں! جب وہ خود آجائے گی تو نصیحت پھر وہ کہاں پائیں گے؟

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

قارئین! آپ نے غور فرمایا! یعنی آدمی اصل ہدایت پالے تو پھر زندگی بھر اسے اور سے اور ہدایت ملتی رہتی ہے اور اسی ہدایت کے بقدر اسے تقوی نصیب ہوتا رہتا ہے۔ اصل ہدایت اور دین کا اصل فہم ملا ہو تو نماز، روزہ، زکوۃ، حج غرض ہر عمل میں اس کیلئے اور سے اور ہدایت اور تقوی کا پھر سامان ہوتا ہے۔ بھائیو! یہ ''پہلی ہدایت'' یا ''اصل ہدایت'' کیا ہے جو پھر اور سے اور ہدایت کا سبب بنتی ہے؟ جو ہر عبادت، ہر عمل میں ہدایت کا لطف اور تقوی کی تاثیر پیدا کرتی ہے؟ یہ اصل ہدایت یہ ہے کہ آدمی اپنی اوقات اور خالق کا مرتبہ پہچان لے، اس کی روشنی میں آدمی اپنی زندگی کا ایک واضح رخ متعین کرلے اور دنیا کے حقائق کو قرآن کی نظر سے دیکھنا سیکھ لے۔ آیت کے آخری حصے نے خود ہی یہ بات کھول دی کہ یہ اصل اور پہلی ہدایت اور علم کا یہ سرچشمہ لاالــــہ الاالــلــہ کی سمجھ ہے۔ سو بھائیو اور بہنو! صیام اور قیام کا لطف اٹھانا ہو، رمضان اور قرآن کے مقصد کو پانا ہو...... تو کچھ محنت اس لاالــہ الاالله کا مطلب سیکھنے اور دہرانے پر ضرور کیجیئے گا!! لا الــہ الاالــلــہ کی مراد پالینے کی دعائیں اس پر مستزاد، اپنے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی!



رسول اللہ ﷺ کی ایک مشہور حدیث (متفق علیه عن ابی هريره، اس کا ایک حصہ قدسی ہے) کا مفہوم ہے:

اللہ تعالی فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے سوائے روزے کے۔ روزہ تو بس میرے ہی لیے ہے اور اس کا اجر بھی میں ہی دونگا۔ یہ روزہ تو ڈھال ہے۔ اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ ہائے دہائی اور شور شرابے سے پرہیز کرے۔ کوئی اس سے لڑائی دنگا کرنے پہ آئے بھی تو وہ اسے کہہ دے بھائی میں روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزے دار کے منہ سے آنے والی بو اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی مہک میں اچھی جانی جاتی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

ہے۔روزے دار کے نصیب میں دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور ایک اسکی وہ خوشی جب وہ روزے لیکر اپنے رب کے پاس پہنچے گا اور اس سے ملاقات کریگا۔الصوم لی و انا اجزی به ''روزہ تو بس میرے لئے ہے اور اسکا اجر بھی بس میں ہی دونگا'' کس قدر پیار کے الفاظ ہیں! دنیا میں کتنے بھوکے پھرتے ہیں! کوئی کسی سے اتنی اپنائیت کب کرتا ہے! کسی سے اسطرح محبت کب جتاتا ہے پھر جہانوں کے مالک کو تو کسی کی پڑی ہی کیا ہے! مگر وہ شکور اور قدر دان ہے، شاکر اور علیم ہے، ایک ایک پل کی خبر رکھتا ہے اور بندگی کی ایک ایک ادا کو پذیرائی بخشتا ہے! لوگوں نے اس حدیث کے بہت سے مطلب بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو اپنی جگہ ضرور صحیح ہونگے۔ پر یہ تو ایک ادا کے پسند آ جانے کا ذکر ہے۔مسلم کی ایک حدیث کے الفاظ ہیں: یدع شهوته و طعامه من اجلی ''وہ میری خاطر اپنی خواہش اور کھانے سے دست کش رہتا ہے'' من اجلی ''میری خاطر!'' اس کا سارا لطف تو بس اس لفظ میں ہے ''میری خاطر'' اور جب ایسا ہے تو بھائیو پھر یہ چند گھنٹے کا عمل واقعتاً بس اسی کی خاطر ہونا چاہیے۔پھر اسکو نری عادت اور سالانہ معمول نہیں واقعی عبادت ہونا چاہیے۔ اس کی ساری قیمت تو ہے ہی اسی میں کہ یہ اُس کی خاطر ہو یعنی عبادت ہو ورنہ سردیوں کے روزوں میں تو تکلیف ہی کیا ہے! اس کا سارا ثواب اس پر مستزاد! یہ اجر و ثواب بھی ہمارے عمل کے حساب سے نہیں اس کی خوشی کے حساب سے ہوگا! اس کی خوشی کا حساب تو ہمارے کرنے کا نہیں۔ یہ تو وہی جانے کہ وہ خوش ہو تو پھر کیا کچھ دیتا ہے! ہم تو بس یہ جانیں کہ اسکی محبت میں تھوڑی سی بھوک اور پیاس سہنے نے اتنا بڑا کام کر دکھایا کہ اس نے اسے اپنی خاطر جانا۔ بندگی کا یہ معمولی سا عمل اس نے اپنی ذات کے ساتھ خاص کر لیا۔ اپنے لئے یہی اعزاز کیا کم ہے کہ وہ شان بے نیازی کا مالک ایک ناچیز مخلوق کی چند گھڑیوں کی محنت کو، اس معمولی ہدیہ عقیدت کو، اپنی خاطر کہہ کر قبول کرے اور پھر سنبھال کر پاس رکھ لے!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

روزے دار کے نصیب میں دو خوشیاں ہیں: ایک اس کی وہ خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور ایک اسکی وہ خوشی جب وہ روزہ لے کر اپنے رب کے پاس پہنچے گا اور اس سے ملاقات کرے گا۔ کتنا گہرا تعلق ہے اور کتنی خوبصورت مماثلت ہے ان دو خوشیوں میں! دنیا میں کسی کی چاہت اور طلب کو بھوک و پیاس سے ہی تو تشبیہ دی جاتی ہے! یہ روزہ دار اپنے مالک کیلئے اپنی خوشی سے بھوکا رہتا ہے۔ اپنی مرضی سے پیاس سہتا ہے۔ کس نے اِسے روکا ہے کہ پانی پی کر اپنی پیاس نہ بجھائے؟ مگر اِسکی پیاس تو اصل میں پانی کی نہیں۔ اِس کو بھوک کھانے کی نہیں۔ اِس وفادار اور اعلی ظرف انسان کو بھوک تو اپنے مالک کی خوشی کی ہے۔ پیاس تو اُس سے ملنے کی ہے۔ سارا دن یہ اِس پیاس کو اُس پیاس کے اظہار میں دل سے لگائے رکھتا ہے۔ اِس کو تشنگی تو خالق کو پانے کی ہے۔ اِس کو چاہت تو رزق سے بڑھ کر رازق کی ہے۔ پیاسا تو یہ اُس کا ہے۔ ایسی پیاس تو بس پھر اُسی کا جام بجھا سکتا ہے!

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً (سورۂ دھر:۲۱)

''اور اس روز ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا''

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (سورہ القیامۃ:۲۲۔۲۳)

''کچھ چہرے تو اس روز کیا ہی تر و تازہ ہونگے یہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے''

اِس کی تو نگاہ پیاسی ہے کہ کسی دن یہ اُسے دیکھ لے! اِس کے کان پیاسے ہیں کہ اُسے سنے اور وہ اِس سے کہے: میں تم سے خوش ہوا، میرا تم سے ناراض ہونے کا امکان ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم۔ اب میں تم سے بس خوش ہی رہونگا! اِس کی روح پیاسی ہے کہ یہ اُس کی قربت میں جا کر رہے اور اُس کے پاس جا کر بسے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ

(القمر: ۵۴-۵۵)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

''نافرمانی سے بچ بچ کر رہنے والے تو یقیناً پھر باغوں اور نہروں میں رہنے کے لائق ہیں، سچی عزت کی جگہ بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے قریب''

سو یہ تشنگی تو اظہار ہے کسی اندر کی تشنگی کا۔ اس اصل تشنگی کا تو بس کہنا ہی کیا! یہ تو رشک خلائق ہے! یہ تشنگی معبود کی چاہت ہے! جب یہ پیاس دل کی پیاس ہے تو پھر کوئی اور اس سے واقف کیونکر ہو سکتا ہے! لوگ تو بھوک سے اترا ہوا چہرہ اور پیاس سے سوکھے ہوئے ہونٹ ہی دیکھ سکتے ہیں مگر یہ اندر کی پیاس کسے نظر آ سکتی ہے! اسے تو وہی دیکھ سکتا ہے جس کیلئے یہ ہے! اسے تو وہی جانے جس کی یہ چیز ہے! اور دیکھو وہ کیا خوب پہچانتا ہے۔ **الصوم لی وانا اجزی به** یہ روزہ تو بس میرے ہی لئے ہے اور اس کا اجر بھی اب میں ہی دونگا!!

وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْماً (النساء ۱۴۷)

''اللہ بڑا قدر دان ہے ایک ایک کے حال سے واقف ہے''

یہ قدر افزائی اور ذرہ نوازی ہی تو ہے کہ اس کے منہ کی ناخوشگوار بو اُسے مشک کی مہک سے بھی اچھی لگے! دوستو! اس منہ سے کی جانے والی دعائیں پھر اس کو کیونکر پسند نہ ہونگی! ایسے منہ سے جب اس کا نام نکلے گا، ایسے منہ سے جب اس کا ذکر ہوگا، اسکی پاکیزگی کا ورد ہوگا اور اسکی عظمت کے تذکرے ہونگے تو اسے پسند کیوں نہ آئیں گے! صاحبو! بس یہی موقع ہے، کون جانے پھر یہ آئے یا نہ آئے، بس یہ لمحے نہ جانے پائیں! سوکھے ہونٹوں پر اس کا نام، خشک ہو چکی زبان پر اسکا کلام! مٹی سے بنی مخلوق کی یہ قسمت!!!

بھائیو اور بہنو! دیکھنا جب دعائیں سنی جاتی ہوں تو خوش بختی کا سنہری موقع ہاتھ سے ہرگز جانے نہ پائے۔ یہ قسمت سنور جانے کا موقعہ کہیں افطاریوں کے شور اور باورچی خانوں کی مصروفیت کی نذر نہ ہو جائے، اللہ اپنے بندے کی پکار ہر جگہ سنتا ہے!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

بھائیو اور بہنو! یہ معبود جس آدمی کا مقصود ٹھہرا اس کو کسی چیز کی پھر کیا فکر! سو انسان کو فکر ہو تو بس اسی کی اور چاہت ہو تو بس اسی کی! اس کے مل جانے میں صاحبو، سب کچھ ملتا ہے اور اگر وہ نہ ملے تو پھر سب کچھ فضول ہے۔ اس کو نہ پایا تو سمجھو کچھ بھی نہ پایا۔ اس مختصر سی زندگی میں صرف بدبختی اکٹھی کی۔ کچھ کھو کر بھی اگر اس کو پالیا تو سمجھو کچھ بھی نہیں کھویا اور اگر سب کچھ پایا مگر اس کو کھو دیا تو سب کچھ ہی کھو دیا۔ حضرات یہ حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کا وقت بس آیا ہی چاہتا ہے۔ یقین رکھئے پردہ اٹھنے ہی والا ہے۔ جس دن روزہ دار اپنا روزہ لے کر اپنے مالک کے پاس پہنچے گا اور اس سے ملاقات کا شرف حاصل کرے گا!!!

اے اللہ ہمارے روزے قبول کر لے!!!

دوستو! انسان کا مقصود لامحدود ہے مگر اس کی ہمت بہت ہی محدود، جو جلد ہی جواب دے جاتی ہے۔ سو قبل اس کے کہ اس کی ہمت جواب دے جائے اسے امتحان سے نکال لیا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی امتحان دینا بھی چاہے تو قبول نہیں (اس کی اجازت صرف اللہ کے رسولؐ کو تھی آپؐ سے بعض صحابہؓ نے غروب آفتاب کے بعد بھی روزہ جاری رکھنے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت نہ دی)...... روزہ دار کو بتا دیا جاتا ہے کہ سورج جب مغربی افق پر روپوش ہو جانے کا حکم پائے تو دنیا میں یہ اس کی بازیابی کا وقت ہے۔ اب وہ ایک لمحہ بھی تاخیر نہ کرے اور اپنے مالک کا رزق کھائے۔ بھوک اور فاقے سے جو بات وہ اپنے مالک کو بتانا چاہتا تھا اس کے مالک نے بس وہ بات سن لی۔ اور اسے وہ بہت پسند آئی۔ اب یہ خاطر جمع رکھے اور مالک کی اجازت سے بلکہ اس کی فرمائش پر کچھ نہ کچھ ضرور کھائے! ویسے تو اپنی مرضی سے انسان کیا کچھ نہیں کھاتا۔ پر یہ انسان ہے جسے مالک نے خود کہا ہے کہ کچھ اٹھا کر کھالو، اپنی خوشی سے کہا ہے، زور دے کر کہا ہے، بھئی نہ کھانے کی اجازت ہی نہیں! ہاں اب اس کھانے کی تو بات ہی اور ہے! افطار کی یہ شان نرالی ہے! کھانا بھی اور ثواب بھی! دنیا بھی اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

آخرت بھی!! یہ افطار کی خوشی دراصل روٹی پر ٹوٹ پڑنے کی خوشی نہیں۔ یہ تو منزل پر جا لگنے کی خوشی ہے۔ یہ مقصود کو پا لینے کی خوشی ہے! یہ پار لگنے کی امید ہے! یہ خوشی کی آس لگ جانے کی خوشی ہے!!!

ذهب الظماء و ابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء الله ''پیاس تھی سو گئی، رگوں میں جان آئی اور اللہ نے چاہا تو اجر پکا''!! زہے نصیب رزق بھی ملا اور معبود بھی!!!

فسبحان الله رب العالمین!!

قارئین وقاریات!

آپ جب بندگی کی راہ پا لیتے ہیں تو آپ کے قلب و ذہن میں اس سے ایک کیفیت جنم لیتی ہے اور آپ کے رویہ اور سلوک میں ایک تبدیلی رو پذیر ہوتی ہے۔ ایک اعلیٰ اور پاکیزہ زندگی کا تصور ابھرتا ہے۔ اس تبدیلی اور اس کیفیت کا نام تقویٰ ہے۔ اس اعلیٰ اور پاکیزہ زندگی کا نام پرہیز گاری ہے۔ تقوی بندگی بھی ہے اور بندگی کا ثمر بھی۔

اسلام میں عبادت کے بنیادی طور پر پانچ ارکان ہیں۔ یہ گویا پانچ لفظوں یا پانچ جملوں میں اسلام کا تعارف کرا دینا ہے۔ اس تعارف کا جمال اجمال میں ہے۔ پھر یہ تو عملی اسلام کا ایک جامع تعارف بھی ہے۔ مگر ہم نے چونکہ صدیوں سے دین کو اجزا میں تقسیم کر رکھا ہے، دین کے حصے بخرے کرنے کا عمل اب بھی شدت سے جاری ہے، ہر گروہ دین کا ایک ایک یا دو دو یا چار چار جز لے کر اپنی اپنی راہ چل رہا ہے اس لئے ارکان اسلام یا عبادت کے افعال کے ضمن میں جو چیز ہم بیچ سے عموماً نظر انداز کر جاتے ہیں وہ یہ کہ عبادت ایک انتہائی شعوری کیفیت کا نام ہے جو لازماً تقوی پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ عبادت اگر عبادت ہے تو ضرور اس کی ڈالیاں نیکی کے پھلوں سے لد جانی چاہئیں۔

عبادت سے نیکی کے یہ سب کام برآمد کرانا...... تربیت کا یہی نبوی منہج ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

ان دونوں کی یہ ترتیب بہت ہی عمدہ اور خوبصورت ہے۔ ارکان اسلام پر اصل محنت کرائے بغیر امت کو نیکی کی راہوں پر دوڑانے کا کام بے ثمر ہے۔ اس سے اسلام کی اصلی روح کی عکاسی نہ ہو سکے گی۔ مسلمان سے قرآنی شخصیت برآمد نہ ہو سکے گی۔ اس ترتیب اور تلازم کو سمجھ لینا بس دین کی سمجھ پانا ہے۔ مختصراً یہ کہ عبادت بذات خود ایک بے انتہا پرکیف عمل اور دل گیر حقیقت ہے اور اصل میں تو یہ بذات خود ہی مقصود اور مطلوب ہے مگر اس سے انسان کے انفرادی اور معاشرتی کردار میں آپ سے آپ ایک تبدیلی کا آ جانا بھی لازمی ہے۔

شادی کا لغوی مطلب اگرچہ گھر بار اور اولاد نہیں مگر یہ سب کچھ اس کے ساتھ خود بخود آتا ہے۔ زوجین میں سے کوئی بانجھ نہ ہو تو اولاد لازماً شادی کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ بات اپنی جگہ کہ شادی بذات خود بھی ایک غیر معمولی لطف اور کشش رکھتی ہے اور ایسا بھی نہیں کہ اولاد کے سوا انسان شادی سے کوئی مقصد یا غرض نہ رکھتا ہو، یقیناً مرد اور عورت کا ایک دوسرے سے راحت اور سکون پانا بجائے خود بھی مطلوب ہے۔ بس تقریباً یہی مثال ارکان اسلام کے ساتھ نیکی کے مظاہر کی ہے۔ اسلام جس عبادت کا حکم دیتا ہے وہ رہبانیت کی طرح بانجھ نہیں جو انسان کی ذات میں اور اس کے گرد پھیلے معاشرے میں کوئی تبدیلی نہ لے آئے۔ عبادت تو ہے ہی شعور اور کردار میں تبدیلی لانے کے لئے۔ گو اس عبادت کا اپنا لطف اور اس کا بجائے خود مطلوب ہونا اپنی جگہ برقرار رہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ ۲۱)	لوگو بندگی اختیار کرلو اپنے رب کی جو تمہارا بھی خالق ہے اور تم سے پہلوں کا بھی خالق ہے۔ کیا بعید کہ تمہیں تقویٰ نصیب ہو جائے۔

چنانچہ ہدایت سے انسان میں بندگی آتی ہے اور بندگی سے تقویٰ۔ بھائیو رمضان کا بھی بس یہی پیغام سمجھو!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن (البقرہ ۱۸۳) ایمان والو ! تم پر روزہ فرض کیا جاتا ہے جس طرح کہ تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر بھی فرض کیا گیا تھا تمہارے پرہیزگار بننے کی یہی صورت ہے۔

سورۃ البقرہ میں جہاں روزے کے متعلق آیات ہیں اس سے کچھ پہلے ایک لمبی سی آیت بھی آتی ہے جو آیت البر کے نام سے مشہور ہے۔اس میں نیکی اور تقویٰ کی بہت خوبصورت وضاحت ہے۔ اللہ کو منظور ہوا تو کبھی اس پر بھی ہم بات کریں گے۔ بہر حال یہ آیت بار بار پڑھنے اور سمجھنے کی ہے احادیث میں بھی تقوی کی بہت وضاحت آئی ہے۔تقوی کے ضمن میں آپ کو کچھ چیزوں کے نام گنوا دیئے جائیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ نیکی چند چیزوں میں محدود ہے۔ یہ آیت تو (بلکہ اس سلسلے کی احادیث بھی) دراصل ایک ایسے انسان کی تصویر کھینچتی ہیں جو اپنے مالک کو پہچان چکا ہے۔اپنی اخروی ضرورت سے آگاہ ہو چکا ہے۔اپنے دنیاوی وجود کا مقصد جان چکا ہے۔ مالک کی بندگی کا سلیقہ سیکھ چکا ہے۔اس سے اس کی ملاقات کا وقت طے ہے۔ یہ اس کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ بس یہ انہی سوچوں میں مگن ہے اور صبح وشام اسی کی دوڑ دھوپ میں لگا رہتا ہے۔

بھائیو اور بہنو! تقوی کے اعمال جتنی بھی وضاحت سے بیان کر دیئے جائیں پھر بھی یہ تقویٰ کے بس مظاہر ہیں، مظاہر میں حقیقت کا رنگ بھرنا اور ظاہر میں باطن کا شعور پیدا کرنا پھر بھی باقی ہے اور موت تک موقوف نہیں ہوتا۔

گناہوں سے بچنا، اللہ کے ناراض ہو جانے سے ڈرنا، جہنم سے خوف کھانا، گھٹیا حرکت سے پرہیز کرنا، برائی سے اجتناب کرنا، بلکہ برائی کو مٹانے کے درپے ہونا، دنیا میں فساد کو ختم کرنا، بے حیائی سے گھن کھانا، شرک سے نفرت کرنا، کفر کی راہ روکنا، طاغوت سے لڑنا، باطل سے دشمنی کرنا، پھر دوسری جانب نیکیوں کی حرص، جنت کی طلب، اچھائیوں کی تلاش، حق کی دریافت، علم کا حصول، اعلی ظرفی اور بلند خیالی، حیا کا پاس، اللہ

کی محبت کے راستوں کی تلاش، اللہ کے دین کا تحفظ اور اشاعت، اس کی راہ میں جہاد، شہادت کی آرزو، حق کا قیام، ایفائے عہد، دیانت داری، خدا ترسی، انسانوں سے بھلائی، مخلوق کی خیر خواہی، پڑوسی سے احسان، مومنوں سے پیار، صلہ رحمی، بھوکوں کو کھلانا، پیاسوں کو پلانا، یتیموں اور بیواؤں کا سہارا بننا، مظلوم کی داد رسی اور ظالم کا ہاتھ توڑنا، لڑنے والوں میں صلح کرانا، بیماروں کی خبر گیری، راہگیروں سے نیکی، مسلمانوں کو سلام کرنا، مسکرا کر ملنا، گرمجوشی سے مصافحہ کرنا، امت محمدؐ کیلئے سوچنا اور پریشان ہونا، امت کی خدمت و اصلاح، اس کی بہتری اور بہبود کیلئے دوڑ دھوپ اور اس کو گمراہی سے بچانا وغیرہ وغیرہ...... یہ سب نیکی اور تقویٰ کے مظاہر ہیں۔ تقوی ہوگا تو دل میں __ جیسا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ہے __ کیونکہ یہ بنیادی طور پر قلب و شعور کی ایک کیفیت کا نام ہے، پر اس کا اظہار یونہی عمل اور کردار سے ہوگا، جہاد سے ہوگا اور اللہ کے راستے میں اپنا مال، اپنا وقت اور اپنا آپ لٹانے سے ہوگا۔

روزہ اگر عادت نہیں بلکہ عبادت ہے تو اس سے اور نیکیاں ضروری پھوٹنی چاہئیں ۔ برائی ختم ہونی چاہیے۔ انسان کی اپنی ذات میں بھی اور معاشرے میں بھی۔ روزہ اگر روزہ ہے تو اس سے تقویٰ برآمد ہونا چاہیے ورنہ یہ روزہ بانجھ ہے۔ اس روزے کو اولاد نہیں ہوتی! کبھی آپ نے غور فرمایا یہاں روزہ دار کتنے ہیں، نمازی بھی اللہ کے فضل سے شمار سے باہر ہیں ۔مگر برائی ہے جو معاشرے میں گھٹنے کی بجائے روز بروز بڑھتی ہی جارہی ہے۔ آئے سال بے حیائی اور کفر کی نمائش میں کچھ اور ہی اضافہ ہوجاتا ہے۔ آپ ریڈیو بند کرتے ہیں وہ اخباروں اور میگزینوں سے نکل آتی ہے۔ ویڈیو سے جان چھڑاتے ہیں تو وہ آپ کے بچے کے بستے سے نکل آتی ہے۔ آپ اپنی نگاہ نیچی کر لیتے ہیں مگر وہ برابر گلیوں اور بازاروں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہر جگہ ناچتی ہے۔ دندناتی ہے۔ بھائیو! نظر نیچی رکھنا یقیناً تقویٰ ہے مگر تقویٰ یہ بھی ہے کہ آگے بڑھ کر اس برائی اور بے حیائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ کبھی آپ نے سوچا یہ برائی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اور خباثت کو ہوا دینے اور تحفظ فراہم کرنے کا کام اس ملک میں کون کرتا ہے!؟ گھر سے ٹی وی نکال دینا، ٹھیک ہے مگر اکثر دیندار تو گویا یہ سمجھتے ہیں کہ ناچنے اور گانے والیاں شاید ٹی وی نام کے ایک ڈبے میں بند ہوتی ہیں اس لئے اگر اس ڈبے کو توڑ دیا جائے تو اس کے اندر کے سارے شیطان اس کے اندر ہی دم گھٹ کر مر جائیں گے اور خباثت کا قلع قمع ہو جائے گا! بس اسی سے وہ ادائے فرض سے خود کو سبکدوش جانتے ہیں۔ زیادہ ہوا تو دوسروں کو یہی مشورہ دیتے ہیں! اس سوچ کا منطقی نتیجہ شاید یہی ہے کہ دنیا میں اگر ٹی وی نہ رہیں تو ٹی وی اسٹیشن بیچارہ پھر اکیلا کر ہی کیا سکے گا!

حقیقت یہ ہے کہ ایسی پسماندگی اور حقائق سے آنکھیں چرانے کا دور نمازیوں اور روزے داروں پر کبھی نہیں آیا۔ شیاطین تو ٹی وی سیٹ میں نہیں ٹی وی اسٹیشن کے پیچھے کارفرما ہیں۔ یہی تو اصل شیطان ہے۔ اس شیطان کو توڑنے کی بات یہاں کتنے روزہ دار کرتے ہیں۔؟ اسکی فکر کرتے ہوئے آپ نے کتنے نمازیوں کو دیکھا ہے؟ کتنی مسجدوں میں آپ نے معاشرتی فساد کے خلاف تیاری ہوتی دیکھی ہے؟ کیا مساجد اور عیدگاہوں میں بلند ہونے والی تکبیرات اور تسبیحات کا کبھی کسی نے یہ مطلب بھی لیا ہے کہ اب یہاں برائی کی خیر نہیں؟ بھائیو! ہماری نمازوں اور روزوں میں آخر کیوں کوئی پیغام نہیں؟

بھائیو اور بہنو! ہو سکے تو روزوں کے درمیان کچھ وقت نکال کر اس پر بھی ذرا سوچیئے گا!



قارئین وقاریات!

بندگی اس تقویٰ کا سبب تب بنتی ہے جب وہ ہدایت کا نتیجہ ہو۔ دین داری کا آغاز اعمال پر محنت سے نہیں ایمان اور توحید کی حقیقت سمجھنے سے کیجئے! کائنات کے بڑے اور اہم حقائق کو قرآن کی نظر سے دیکھنا سیکھیئے۔ دنیا میں انبیاء کی بعثت کا مقصد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

سمجھئے۔ ہدایت اور ضلالت کی جنگ کی حقیقت جانئے اور قوموں کی تاریخ اور واقعے سے واقفیت حاصل کیجئے۔ انسان کی اپنی حقیقت اور اسکے عمل کے حدود سے آ گہی حاصل کیجئے۔ زمین میں انسان کا کار منصبی جانئے۔ مگر اتنی بڑی بڑی باتیں بھلا آپ کیسے معلوم کریں گے؟ پھر کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ علم اور دانائی کے ان سبھی سوتوں کا اصل منبع اور سرچشمہ تلاش کرلیا جائے؟ بھائیو قران پڑھیے اس میں ہماری ضرورت کی ہر چیز جلی حروف میں اور بڑی آسان کر کے لکھ دی گئی ہے!

قرآن کی سمجھ پانے کیلئے اللہ کے رسولؐ کی سنت اور سیرت سے رجوع کریں۔ ان دونوں کو سمجھنے کیلئے ائمہ تفسیر اور اساتذہ سے استفادہ کیجئے۔ ایسے لٹریچر سے مدد لیجئے جو قرآن کا پیغام سمجھانے کیلئے لکھا گیا ہے۔ مدد جس سے بھی لیجئے کسی طرح کوشش کریئے گا آپ ایمان کو خود قرآن ہی سے برآمد کرسکیں ورنہ بندگی نہ لطف پورا دے گی اور نہ ثمر۔

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ پہلے ہم اللہ کے رسولؐ سے ایمان سیکھتے۔ پھر قرآن سیکھتے۔ تب ہمارا ایمان اور بھی بڑھ جاتا۔ یعنی ایمان اور بندگی کا ایسا شعور ملتا کہ اس کا کوئی حد وحساب ہی نہ رہتا۔ بھائیو ایمان کے دو ہی اصل استاد ہیں: پہلے رسول اللہ ﷺ پھر قرآن۔ رمضان کے دوران اس مدرسہ میں ضرور پڑھیے گا۔

عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان جبرائیل کے ساتھ قرآن کو تازہ کرتے، اپنی عمر کے آخری سال میں آپؐ نے یہ عمل دوبار فرمایا۔ راتوں کے لمبے قیام میں بھی ظاہر ہے آپؐ قرآن ہی پڑھتے۔ دن کا پڑھنا اس کے علاوہ تھا۔ گویا آپؐ بس قرآن ہی پڑھتے!

سلف جو ویسے بھی قرآن بہت پڑھتے تھے مگر رمضان میں تو ان کا معمول ہوتا کہ بس وہ قرآن ہی پڑھتے۔ امام زہریؒ جب رمضان شروع ہوتا تو فرماتے: بس یہ مہینہ تو قرآن پڑھنے کا ہے یا تنگ دستوں کو کھلا کھلا کر خوش کرنے کا۔ امام مالکؒ جب

رمضان آجاتا تو حدیث کی تعلیم تک چھوڑ دیتے، فقہ کی مجالس ترک کر دیتے، قرآن لے کر بیٹھ جاتے اور بس وہی پڑھتے۔قتادہؒ کا معمول تھا کہ عام دنوں میں وہ سات دنوں اور سات راتوں کے اندر قرآن ختم کرتے مگر رمضان میں وہ ہر تین راتوں کے اندر ختم کر لیتے۔ بھائیو اور بہنو! قرآن پڑھنا بھی ضروری ہے اور سمجھنا بھی۔اس کے مفہومات کو دہرانا بھی اچھا ہے اور ان مفہومات کا باہم مذاکرہ بھی۔سورۂ محمد میں نفاق اور دل کی بیماریوں کے رہ جانے کی وجہ قرآن پر تدبر نہ کرنا بتائی گئی ہے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (محمد ۲۳۔۲۴)

یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو اندھا اور بہرا بنا دیا۔کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا دلوں پر ان کے قفل چڑھے ہوئے ہیں؟

ویسے تو رمضان میں قرآن ہر وقت اور زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔مگر قرآن کو عقیدت کے ساتھ سمجھ اور ترتیل سے پڑھنے کی بہترین حالت نماز ہے۔ اگر قرآن آپکو زبانی یاد نہیں تب بھی آپ کو نوافل میں لمبی قرآت کے لطف اور ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ام المومنین عائشہؓ کے فتویٰ کی رو سے جو انہوں نے اپنے غلام ذکوان کو دیا تھا، آپ نفلی نمازیں مصحف سے دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ یہ تاثر بھی درست نہیں کہ قرآن کی لمبی قرات آپ صرف تراویح میں کریں۔ممنوعہ اوقات کو چھوڑ کر (جو کہ فجر سے طلوع آفتاب تک، پھر زوال کی چند گھڑیاں اور پھر عصر تا مغرب کے اوقات ہیں) آپ دن یا رات میں ہر وقت یہ عبادت کر سکتے ہیں۔آپ کے پاس قرآن پڑھنے کیلئے جتنا وقت ہے اسی میں کچھ وقت نوافل میں کھڑے ہو کر پڑھ لیجئے! اگر قرآن کا یہ حصہ جو آپ نماز میں پڑھنے جا رہے ہیں آپ نے پہلے سمجھ بھی لیا ہے پھر تو کیا ہی بات ہے! کیسٹ وغیرہ کے ذریعے قرآن سنتے رہنا بھی آپ کے روزے کا اجر اور وزن بڑھا سکتا ہے!

☆☆☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

قرآن پڑھنے سے کچھ وقت بچے تو سنت اور سیرت کا مطالعہ کیجئے، یہ ایک طرح سے نبیؐ کی صحبت میں بیٹھنا ہے۔ ریاض الصالحین ایمانی موضوعات پر احادیث کا ایک اچھا مجموعہ ہے۔ اردو سیرت میں رحیق المختوم از صفی الرحمٰن مبارک پوری اور محسن انسانیت از نعیم صدیقی آسان اور عام فہم ہیں۔ زیادہ علمی اور تاریخی تفاصیل درکار نہ ہوں تو یہ دو کتابیں اچھی ہیں۔ کسی صاحب کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہو تو وہ اور چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ کوشش کرے کہ سیرت کی ایک کتاب تو بس ختم کر کے ہی اٹھے۔ سیرت کی کتب ایسی چیز ہیں جو پڑھ رکھی ہونا کافی نہیں۔ سیرت بار بار پڑھنے کی چیز ہے۔

حقیقتِ اسلام کے ضمن میں کتاب التوحید از شیخ محمد بن عبدالوہابؒ، دینیات از سید مودودیؒ خطبات از سید مودودیؒ مطالعے کے لائق ہیں۔ اس کے علاوہ پسند فرمائیں تو ایقاظ کے گذشتہ شماروں میں توحید، آخرت اور تربیت سے متعلق موجود مضامین سے بھی استفادہ کریں۔ اس ضمن میں ایک مختصر کتابچہ رسائل توحید مجموعہ از شیخ محمد بن عبدالوہابؒ بھی ادارہ ایقاظ سے طلب کیا جاسکتا ہے۔ نصیحت اور تذکرہ کے باب میں دوائے شافی از امام ابن قیمؒ (ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد)، تلبیس ابلیس از علامہ ابن جوزیؒ اور ایمان کا سبق از مطبوعات ایقاظ۔ علاوہ ازیں اذکار اور دعائیں بھی اہم موضوع ہے اس کے علاوہ دوائے شافی اور ریاض الصالحین کی کتاب الاذکار اور کتاب الدعوات میں آپ کو اچھا خاصا مواد مل سکتا ہے۔ اذکار اور دعاؤں پر مشتمل ایک جیبی کتابچہ حصن المسلم (ترجمہ حافظ عبدالسلام بن محمد) بھی آپ ہر وقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

یہ سب کچھ از راہ مشورہ و تجویز ہے آپ اپنی پسند اور ضرورت کا تعین یقیناً ہم سے بہتر کر سکتے ہیں۔ بہرحال اس طرح کی کتب آپ نے اگر پہلے پڑھ رکھی ہیں تب بھی ان کو بار بار پڑھنا نہایت مفید ہے۔



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

قارئین!

روزہ رکھ کر بھوکے اور نادار مسلمانوں کا احساس ہو جانا بھی روزے کا ایک مقصد ہے۔صدقہ دراصل اسی احساس کا نتیجہ ہوتا ہے۔مسکینوں کو کھلانا اس مہینے کا ایک بہترین عمل ہے۔مساکین میں رشتہ داروں ، پڑوسیوں اور محلّہ داروں کا سب سے بڑھ کر حق ہے۔پھران میں سے جو زیادہ نیک اور اللہ سے زیادہ ڈرنے والے ہوں انکا اور بھی بڑا حق ہے۔اگرکوئی نیکی میں کم ہے تب بھی آپ کے صدقہ وانفاق کے پیچھے اسے مسجد میں لے آنے کا مقصد،کوشش اور دعا ہونی چاہیے۔کچھ بھی پکائیں اس کا کچھ حصہ غریب پڑوسی یا پڑوسن کو نکال کر بھیج دیا کریں۔کسی کو کچھ دیں تو عزت اوراحترام سب سے پہلے دیں۔جو غریب کو کچھ بھی نہ دے سکتا ہو وہ محبت اور پیار تو دے سکتا ہے۔یہ نیکی بھی چھوٹی تو نہیں! مسلمان کا مسلمان کو مسکرا کر ملنا بھی اللہ کے رسولؐ نے کہا ہے کہ صدقہ ہے۔

بڑی بڑی افطاریاں عموما پیسے کی نمائش ہوتی ہیں۔دینی مواقع کو سیاسی اہمیت دے دینے کے اس دور میں لوگ افرادی قوت دکھانے کا بھی یہی موقع سمجھتے ہیں۔ایک مالدار روزہ کھلوانے کی نیکی کرنے پر آئے تو بھی مالداروں کو نہیں بھولتا، یاد تو بس غریب نہیں رہتے۔ کھاتے پیتے آدمی کو افطار پر بلانا کبھی بھول بھی جائے تو دس دس بار معذرت ہوتی ہے،اس گناہ کا کفارہ تک دیا جاتا ہے۔جواب میں دوسرے مالدار صاحب بھی ان کے ساتھ خوب نیکی کرتے، ہیں وہ بھی جب دعوت کریں گے تو انہی کو بلائیں گے۔ یوں مالدار لوگ اپنا حساب عموماً برابر کر لیتے ہیں۔خسارے میں کوئی بھی نہیں رہتا۔ویسے کوئی غریب اگر قسمت کا مارا ایسی دعوت پر آ بھی جائے تو شاید وہاں سے بھوکا اٹھ جانا زیادہ پسند کرے۔الا ماشا اللہ۔

بھائیو رمضان بھی اگر امیر اور غریب مسلمانوں میں قربت اور اپنائیت پیدا نہ کرسکا تو پھر اس کا کب موقعہ ہے؟ ہمارا مطلب یہ نہیں کہ کھاتے پیتے عزیزوں اور دوستوں کو روزہ افطار کروانے میں کوئی حرج ہے۔مگر ہماری بات کا یہ مقصد ضرور ہے کہ اصل نیکی تو بس غریب کا پیٹ بھرنا ہے۔اگر آپ یہ اصل کام کر رہے ہوں تو پھر کسی کو بھی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

کھلانے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر کیا آپ نے یہاں کسی امیر کو کھانا اٹھا کر کسی غریب کے گھر کا رخ کرتے بھی دیکھا ہے؟ مالداروں کو رمضان میں یتیموں اور بیواؤں کا پتہ پوچھتے اور ان کے گھر تلاش کرتے پایا گیا ہے؟ ایک مالدار کو غریب مسلمان کیساتھ ایک تھالی میں کھاتے ہوئے آپ نے زندگی میں کتنی بار دیکھا ہے؟ ہاں البتہ اپنی کلاس کے لوگوں کیساتھ پر تکلف افطاری نوش فرمائی جاتی اکثر ملاحظہ کی ہوگی۔ سنا ہے اب اچھے اچھے ہوٹلوں میں بھی لوگ یہ عبادت کرنے جاتے ہیں!

دوستو! انسان کی موج پسند طبیعت عبادت کو عادت اور رسم بنا لینے پر تیار رہتی ہے۔ نیکی کو دیکھتے ہی دیکھتے مشغلے میں تبدیل کر لیتی ہے۔ سنجیدگی میں شغل اور دل لگی کا پہلو جلد ہی نکال لیتی ہے۔ خواہ وہ افطار کا معاملہ ہو یا آخری راتیں جاگنے کا۔ بھائیو اور بہنو! عادت اور عبادت میں شعور و احساس کا ایک لطیف فرق ہی تو ہوتا ہے۔ بس اس فر ق کو پورا مہینہ یاد رکھیئے گا۔ عبادت کے مہینے میں بس عبادت ہی ہونی چاہیے۔ عبادت نام ہے ایک بڑی ہستی کی محبت اور اس سے خوف رکھنے کا، نہ اس محبت کی کوئی حد ہے اور نہ اس خوف کی۔ بھائیو رمضان بھر بلکہ زندگی بھر ہر عمل کے پیچھے اس جذبے اور اس کیفیت کو ٹٹولتے رہیے گا!

الھم انك عفو تحب العفو فاعف عنا

اللّٰہ أكبر اللّٰہ أكبر لا الہ الا اللہ واللہ أكبر اللّٰہ أكبر ولله الحمد!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

روزہ اور بندگی کے معانی

رمضان کی خوش بو فضایوں تو کئی ایک پہلو سے عبارت ہے۔ روزہ، قیام، تہجد، ''مستغفرین بالاسحار''، دُعا، قرآن، سحور، افطار، آخری عشرہ، طاق راتیں، لیلۃ القدر، اعتکاف، مساجد کی آبادی، راتوں کی مناجات، تاریک گوشوں کی سرگوشی، صدقۃ الفطر، عید، عبادت گزاروں کی خوش لباسی، سجدے کرنے والوں کی خندہ روئی، موحدین کی تکبیر اور تہلیل، اجر کیلئے پر امیدی...... یہ سب کچھ اس پر لطف موسم کا حصہ ہے اور ہماری خواہش ہوگی کہ ان میں سے ہر پہلو پر ہی ہم کچھ بات کریں مگر اس بار ہم صرف 'روزہ' پر ہی کچھ گفتگو کرسکیں گے۔

روزہ صبر کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس پر صبر کا ایک خاص اطلاق ہوتا ہے۔ رکے رہنا، برداشت کرنا، ڈٹ جانا، منتظر ہونا، کمال انداز میں سہہ جانا...... جس کے پیچھے ایک عظیم ہستی کی چاہت ہو اور جس کی پشت پر کوئی اعلیٰ مقصد کارفرما ہو، صبر کہلاتا ہے۔ روزہ صبر ہی کی ایک صورت ہے یہاں تک کہ متعدد احادیث میں رسول اللہ ﷺ رمضان کا ذکر ہی شھر الصبر (صبر کا مہینہ)[1] کے نام سے کرتے ہیں۔ چنانچہ روزہ اور صبر قریب قریب ہم معنی ہو جاتے ہیں۔

(۱) دیکھیے مسند احمد: حدیث ۱۹۴۳۵، حدیث ۱۹۸۱۱، سنن النسائی: حدیث ۲۳۶۶، سنن ابن ماجۃ: حدیث ۱۷۴۱، سنن ابی داود: حدیث ۲۰۷۳)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اور جہاں تک صبر کی بات ہے تو وہ عبادت کی ایک بہترین صورت ہے۔
کسی نے 'بندگی' کی تعریف یہ کی ہے:

"نفس انسانی کا معبود برحق کی طلب میں زندگی یوں چاہت اور رغبت اور دلجمعی سے بڑھتے جانا کہ ایک قدم صبر ہو تو ایک قدم شکر"

روزہ صبر بھی ہے اور شکر بھی۔ پس آدمی کو چاہیے کہ عبادت کے ہر عمل میں بندگی کی اسی کیفیت کو ٹٹولتا رہے۔

صبر کی دو صورتیں ہیں۔ اضطراری اور اختیاری۔ روزہ کا شمار دوسری صنف میں ہوتا ہے۔

اضطراری صبر جانور بھی کرتے ہیں۔ کافر بھی کر لیتے ہیں۔ یعنی جہاں آدمی کا بس ہی نہ چلے وہاں 'صبر'۔ یہ عبادت نہیں مجبوری ہے۔ صبر جو عبادت ہے وہ ایک اختیاری فعل ہے۔ مومن کے پاس ایک ایسی چیز ہے جو اضطراری صبر کو بھی اختیاری بنا لیتی ہے۔ جہاں آدمی کا بس نہ چلے وہاں بھی دِل سے راضی ہونا اور مالک کی خوشی کو اپنی خوشی جاننا آدمی کا بہرحال اپنا اختیار ہے۔ پس صبر جہاں ایک جانور یا ایک کافر کیلئے مجبوری کی ایک صورت ہو مومن کیلئے وہاں بھی وہ ایک مجبوری نہیں رہتا بلکہ اختیاری فعل بن جاتا ہے۔ اسی لئے وہ اپنے اس فعل سے مالک کو خوش کرتا ہے۔ صبر دراصل یہ ہے کہ آدمی کو اپنی حدود اور خدا کے اختیارات معلوم ہوں۔ قدرتی اضطراری امور میں کچھ کر سکنا تو کافر کا بس ہے اور نہ مومن کا۔ دونوں اس معنی میں صبر کرتے ہیں۔ مگر کافر کا صبر کوئی بہادری نہیں۔ البتہ مومن اپنے مالک سے اس پر خوب داد پاتا ہے۔ توحید کا سراغ پا لینے سے انسان میں دراصل یہی فرق آجاتا ہے۔

رہ گئی صبر کی اختیاری صورت، یعنی جہاں انسان کا بس چلتا ہو اور کچھ کرنے یا نہ کرنے پر اس کا پورا اِختیار ہو وہاں انسان کا آپ اپنی مرضی سے اپنے آپ کو خدا کا محدود اور پابند کر لینا اور اس پابندی کو خوشی سے قبول کرنا اور پورے اعتماد سے سہہ جانا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اور یہ کر کے اس ذات کبریائی کی نگاہ میں بچ جانا۔ تو یہ صبر کی ایک اعلیٰ اور برگزیدہ صورت ہے۔

صبر کا یہ مفہوم اگر واضح ہو جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ صبر دراصل عبادت اور بندگی کا ہی دوسرا نام ہے۔ پس صبر عبادت ہے اور عبادت صبر۔

فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ''پس تم اس کی بندگی کرو اور اسی کی بندگی میں صبر وثابت قدمی اختیار کر''۔ (مریم:٦٥)

یہ ایک ادا ہے جس کا بدلہ حساب رکھے بغیر دیا جاتا ہے:

اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر:١٠) ''یہ صبر کرنے والے ہی ہیں جو اپنا اجر بلا حساب پائیں گے''۔

كل عمل ابن آدم يضاعف: الحسنة عشر امثالها الى سبع مائة ضعف، قال الله عزوجل: إلا الصوم، فانه لى وأنا أجزى به، يدع شهوته وطعامه من أجلى...... [1] ''آدم کا بیٹا اپنے ہر عمل کا کئی کئی گنا پاتا ہے۔ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک جا پہنچتی ہے خدا تعالیٰ کہتا ہے: سوائے البتہ روزے کے۔ یہ میرے لئے ہوا اور اس کا بدلہ بھی بس میرے ہی دینے کا ہے۔ بندہ اپنی لذت ومزہ اور اپنا کھانا پینا میری خاطر چھوڑ لیتا ہے''۔

یوں بندگی صبر اور صلوۃ سے عبارت ہے۔ سورۃ البقرہ جس میں پانچوں ارکان اسلام کا خوب خوب ذکر ہے اور اس انداز کی جامعیت رکھنے میں قرآن کی یہ ایک منفرد ترین سورت ہے، صبر اور صلوۃ کا دوبارا اکٹھا ذکر کرتی ہے:

وَاسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلقوا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرۃ:٤٥،٤٦) ''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو۔ یہ چیز شاق ہے، مگر ڈر رکھنے والوں پر۔ جو سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے رب سے ضرور ملنا ہے اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے''۔

(١) صحیح بخاری: کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث ١٩٤٥)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (البقرہ:۱۵۲)

''اے ایمان والو! صبر (ثابت قدمی) اور نماز کے ذریعے مدد چاہو۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

چنانچہ صبر اختیاری کی ایک بہترین صورت روزہ ہے۔ بلکہ روزہ صبر اختیاری کی ایک بہترین مشق بھی ہے۔سب کچھ انسان کے پاس ہے۔نفس میں اس کی طلب بھی خوب ہے۔ضرورت بھی ہے۔مگر انسان آپ ہی اپنے اختیار سے اور خدا کی محبت میں اس سے یوں پرہیز کئے ہوئے ہے گویا یہ کوئی فرشتہ ہے۔ کیونکہ یہ بندگی کے ایک خاص مفہوم کا مجسم عکس بننا چاہتا ہے اور بھوک پیاس کی اسی کیفیت میں خوشی خوشی دن پار کر دیتا ہے۔مگر اس کا یہ فعل رزق سے بے رغبتی نہیں بلکہ رازق سے اپنی رغبت بتانے کا ایک طریقہ ہے اور ایک مشروع طریقہ ہے۔رزق سے بے رغبتی ہوتی تو یہ صبح پو پھٹنے سے بھی پہلے اٹھ بیٹھنے کا روادار نہ ہوتا اور رات کے اس آخری پہر میں خدا کا رزق کھانا اور اس پر اس کا شکر کرنا یہ اپنے حق میں باعثِ برکت نہ جانتا اور نہ سورج چھپتے ہی ایک لمحہ تاخیر کئے بغیر خدا کا نام لے کر خدا کا رزق کھانے اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا اس کو حکم ہوتا۔

یہ رزق سے بے اعتنائی نہیں ہے۔ یہ کوئی منفی رویہ نہیں۔ یہ دراصل رازق کی طمع اور چاہت ہے۔ یہ کھانے پینے سے بے نیازی نہیں بلکہ کھلانے والے کو کھانے پر ترجیح دینے کا ایک اظہار ہے۔کھانا پینا اگر ایک زبانی بات نہیں بلکہ ایک باقاعدہ عمل ہے تو رازق کو رزق پر مقدم جاننا بھی پھر زبانی بات نہیں بلکہ ایک باقاعدہ عمل ہونا چاہیے اور عمل سے ہی ثابت کر دی جانے والی بات۔ رازق کو رزق پر ترجیح دینے کی ایک عملی صورت اگر زکوٰۃ اور صدقہ ایسی مالی قربانی ہے تو اس کی ایک دوسری صورت روزہ رکھ کر......طویل ساعتیں آپ اپنی مرضی سے بھوکا اور پیاسا رہ کر مالک کیلئے اپنے لطف اور لذت کی قربانی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

ان سب جہتوں سے انسان اپنے آپ کو رضا کا رانہ خدا کا پابند کرتا ہے اور اپنی بندگی کا یہ پیغام دے کر اس سے اس کے فضل کا خواستگار ہوتا ہے حالانکہ یہ پابندی اختیار نہ کرنے کی اس کو زندگی پوری آزادی ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ روزہ صبر اختیاری کی ایک کامل ترین عکاسی ہے اور صبر اختیاری کی ایک زبردست مشق۔



شکر ایک دوسری بڑی عبادت ہے، روزہ جس کا ایک اظہار بنتا ہے۔ دیکھا جائے تو شکر بندوں کے ہاں پایا جانے والا ایک نادر ترین عمل ہے۔ انسان صبر کر لینے پر تیار ہو جاتا ہے مگر شکر کی جانب بہت کم متوجہ ہوتا ہے۔ کہنے کو صبر مشکل ہے اور شکر آسان مگر عملاً صورتحال اس کے برعکس ہے۔

شکر بنیادی طور پر نعمت کی قدردانی ہے اور منعم کی احسان مندی۔ نعمت سے انسان کی لطف اندوزی عموماً اس کو نعمت کی قدردانی اور منعم کی احسان مندی کی جانب متوجہ نہیں ہونے دیتی۔ اس کی نوبت عموماً تب آتی ہے جب وہ نعمت ہی سرے سے جاتی رہے۔ مگر یہ صبر کا موقعہ ہوتا ہے۔ البتہ اگر آپ کے اور ان نعمتوں میں سے کسی ایک کے مابین جو آپ کو لاتعداد حاصل ہیں محض ایک وقتی فاصلہ آ جائے تو آپ نعمتوں کی قدر بھی کر لیتے ہیں اور منعم کے فضل کا اعتراف بھی خوب کرتے ہیں جبکہ اس نعمت سے بھی آپ محروم نہیں ہوئے ہوتے۔ ایک چیز آپ کے پاس بھی رہی اور آپ اسے کھو کر دوبارہ پا لینے کی کیفیت سے بھی گزر گئے۔

اس لحاظ سے روزہ صبر ہی نہیں روزہ شکر بھی ہے۔ آپ کی یہ بھوک اور پیاس جو آپ نے خود اپنی مرضی سے مالک کی خاطر اختیار کی اس کے شکر و احسان مندی کی بھی یاددہانی بن جاتی ہے۔ کسی نعمت کے یاد آنے کیلئے اس سے کچھ فاصلہ ہو جانا بسا اوقات ضروری ہو جاتا ہے۔ روزہ اس بات کا ایک قدرتی انتظام ہے بلکہ اس طرز احساس کی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

ایک زبردست مشق بھی۔ آپ کا روزہ رکھنا اگر ایک مشینی عمل نہیں تو کچھ گھنٹوں کی بھوک اور پیاس آپ کے حق میں ایک بہت ہی بامعنی چیز ہے۔ یہ آپ کو بار بار کچھ پیغام دیتی ہے اور آپ کو بندگی کے کچھ ایسے نفیس معانی بیان کر کے دیتی ہے جس کا بیان کرنا کسی اور چیز کے بس میں نہیں۔



تیسری چیز فقر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (فاطر:۱۵) ''لوگو! تم ہی خدا کے محتاج ہو، خدا ہی ہے جو بے نیاز ہے اور آپ اپنی ذات میں حمد کے لائق''۔

فقر بندگی کا ایک زبردست موضوع ہے۔ بلکہ فقر ہی بندگی ہے۔ انسان کیا ہے؟ محتاجیوں اور ضرورت مندیوں کا مجموعہ۔ اپنی یہ حقیقت پہچاننا، اس کا اعتراف اور احساس کرنا بندگی کا ایک زبردست عمل ہے۔ دوسری طرف خدا کو ہر ضرورت سے بے نیاز اور ہر نقص سے مبرا جاننا اور یوں خدا کو خود اس کی ذات میں قابل ستائش مان کر اس کی حمد کرنا عبادت کی ایک اعلیٰ صورت ہے۔

ان دونوں باتوں میں براہ راست تعلق ہے۔ جس قدر انسان اپنے فقر اور احتیاج کا احساس کرتا ہے اتنا ہی وہ خدا کی بے نیازی کا معترف ہوتا اور اس کی مطلق حمد کا دم بھرتا ہے۔ جس قدر وہ خدا کے غنی اور بے نیاز ہونے کی حقیقت سے آشنا ہوتا ہے اتنا ہی وہ اپنی اور سب مخلوق کی خدا کے آگے محتاجی اور ضرورت مندی کا معترف ہوتا ہے اور اسی قدر اس پر خالق اور مخلوق کی حقیقت کا یہ فرق واضح ہو جاتا ہے۔ نہ صرف خالق اور مخلوق کا یہ فرق ظاہر ہوتا ہے بلکہ خالق اور مخلوق کا یہ تعلق بھی واضح ہوتا ہے۔ ایک بے نیاز اور دوسرا اس کا محتاج۔ ایک غنی اور دوسرا اس کے در کا فقیر۔

چنانچہ آدمی کا اپنے آپ کو فقیر اور محتاج جاننا اور خدا کے غنی اور بے نیاز ہونے کا معترف ہونا ایک محنت طلب کام ہے اور دل کا ایک مسلسل عمل۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

البتہ انسان بہت جلد بھول جانے والا ہے۔اِس کی ضرورت پوری ہو تو یہ اپنا فقر بھول جاتا ہے۔اس کی مراد بر آئے تو اِس کی یہ حقیقت کہ یہ محتاجیوں کا مجموعہ ہے اس کی نگاہ سے ہی روپوش ہو جاتی ہے۔ایک شکم سیر کو 'بھوک' کا تصور کرنا بہت ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ پیٹ بھرا نہیں کہ ضرورت مندی کا تصور ہی چلا گیا! اب جب تک دوبارہ بھوک نہیں لگتی یہ بھلا چنگا ہے! یہ لمحہ' حاضر کا اسیر جاہلِ محض ہے۔ ظلوم اور جہول۔ تب اس میں تونگری اور بے نیازی آتی ہے جو کہ دراصل خدا کی صفت ہے اور صفتِ بندگی کے سراسر منافی۔ انسان کا بے نیاز ہونا اور اپنے آپ کو غیر ضرورت مند جاننا دراصل اپنی اوقات بھول جانا ہے۔ یہ دہری جہالت ہے۔ایک اس کا اپنے آپ کو محتاج نہ جاننا او دوسرا کسی مہربان کے ہاتھوں اپنی ضرورت پوری ہو جانے کو بے نیازی کے مترادف جان لینا۔ جو اپنی صفت سے ناآشنا رہے وہ خدا کی معرفت بھی کبھی نہیں پاتا۔ اپنی 'بندگی' اور 'عاجزی' سے ناواقف، خدا کی 'خدائی' اور 'بے نیازی' کا کیونکر معترف ہوگا! ایسے آدمی کی نگاہ میں 'بندگی' اور 'خدائی' کے مابین بہت ہی تھوڑا فرق رہ جائے گا جو ممکن ہے کہ پلک جھپکنے میں جاتا رہے۔شرک کر لینا بھی لوگوں کیلئے تبھی آسان ہو جاتا ہے۔

اسلامی عبادات ساری کی ساری دراصل اسی فقر کا اظہار ہیں۔مخلوق کی اسی صفت کا اقرار ہیں۔ بندگی کا ہر عمل خدا کے غنیِ مطلق اور لائقِ حمد ہونے کا اعتراف ہے۔ نماز ہے تو تب، دُعا ہے تو تب۔ تسبیح ہے تو تب اور ذکر ہے تو تب۔ سب اسی حقیقت کا اعادہ ہے۔ البتہ روزہ اس حقیقت کا ایک بہت ہی منفرد اظہار ہے۔ روزہ ایک موحد کی زبان پر اس کے اس فقر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ روزہ کی صورت میں ایک موحد کا رُواں رُواں یہ بولتا ہے کہ وہ مجسم احتیاج ہے اور اس ذات کا سدا محتاج جو ہر عیب سے پاک، ہر ضرورت سے بے نیاز، غنیِ مطلق، لائق حمد اور احد اور صمد ہے اور جس کے آگے ہر مخلوق اپنی ضرورت کیلئے دستِ سوال دراز کرتی اور ایک اسی کے فضل کے سہارے جیتی ہے اور جس کے در کا یوں محتاج ہونا کہ اس کی محتاجی اس کے ماسوا ہر ہستی سے اس کو بے نیاز

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

کر دے نہ صرف فضیلت کی بات ہے بلکہ انسان کی اصل دولت اور سرمایہ ہے۔
پس روزہ ایک انداز کی تسبیح ہے۔ یہ اپنے فقر کا بیان ہے اور خدا کے بے عیب اور بے نیاز ہونے کا اقرار اور اس کے فضل کا اعتراف اور اس کی احسان مندی کا اظہار اور اس کی دین پر قناعت اور اس سے مانگنے کا ایک اسلوب۔

چنانچہ روزہ اس صفتِ بندگی کا اقرار ہے۔ یہ انسان کے فقر کا بیان ہے۔ اس کا مدعا یہ ہے کہ بندہ بھوکا ہے ___ اور بھوک بندے کی صفت ہے ___ جب تک کہ خدا اس کو نہ کھلائے اور یہ کہ پاکی اور تعریف اس کی جو اس کی اس بھوک کا علاج اپنے پاکیزہ رزق سے کرتا ہے اور یہ کہ تعریف اس کی تب بھی جب بندہ بھوکا ہو اور تعریف اس کی تب بھی جب بندہ اس کا رزق کھائے اور اس رزق سے اپنی بھوک اور پیاس بجھائے۔ سو یہ ایک بے لوث تعلق ہے۔ گو یہ ایک محتاج اور ایک غنی کا تعلق ہے اور گو یہ اس کے فضل کا ہر دم سوالی ہے مگر اس کو یہ ظرف بھی نصیب ہوا ہے کہ اِس کیلئے اُس کی تعریف کرنا کچھ پیٹ بھرنے پر موقوف نہیں! سبحان اللہ روزہ کیسی خوبصورت عبادت ہے! خدا کی تسبیح، خدا کی بندگی، خدا کی حمد اور خدا کی فرمانبرداری کچھ اِس کی شکم سیری پر منحصر نہیں۔ یہ بھوکا رہ کر بھی اس کی ویسی ہی حمد اور تعریف کرے گا جیسی کہ شکم سیر ہو کر۔ اس لئے کہ وہ آپ اپنی ذات میں قابل ستائش ہے اور لائق حمد اور یہ آپ اپنی ذات میں احسان مند اور اُس کا ثنا خوان! وہ دے تو اُس کے دینے پر اُس کی تعریف وہ کبھی کسی وقت نہ بھی دے تو اُس کی حکمت پر پیشگی اعتماد اور اُس کی دانائی پر اُس کی تعریف اور اُس کے فیصلے پر کامل اطمینان اور اِس سے بھی بہتر صلہ پانے کی اُس سے امید اور آس۔ وہ دے کر کھانے سے روک دے تب بھی اُسی کی تعریف اور اُس کا حکم بسروچشم! **له الحمد فى الاولى والاخرة وله الحكم وإليه ترجعون.**

پس یہ ایک غیر مشروط بندگی ہے۔ ہر حال میں خدا کی تعریف اور خدا کی احسان مندی ہے اور خدا کی طلب میں سچا ہونے کی ایک عاجزانہ مگر ایک عملی تعبیر۔

روزہ اگر میکانکی عمل نہیں بلکہ ایک شعوری عمل ہے اور ایمان اور احتساب کا پیدا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

کردہ ہے تو انسان کی بھوک اور پیاس ان سب احساسات کی ایک خاموش مگر خوبصورت زبان بن جاتی ہے۔انسان سارا دن ان احساسات کو پالتا اور بڑھاتا ہے اور اسی کیفیت میں صبح سے شام کر لیتا ہے۔یوں ایک مہینہ وہ یوں گزارتا ہے کہ صبح چڑھتے ہی ایمان کا یہ سبق بیک وقت شعور اور عمل کی زبان میں یاد کرنے لگتا ہے اور شام ڈھلنے تک اسی سبق کو یاد کئے چلا جاتا ہے۔ یہ سبق ایک بار ذہن نشین ہو جائے تو بھوک اور پیاس میں خدا نے کچھ ایسی خاصیت رکھی ہے کہ یہ خود ہی اس سبق کی یاد دہانی بنتی ہے۔ یہ ایک قدرتی انتظام ہے کہ دن کا زیادہ سے زیادہ حصہ انسان اس سبق کے یاد کرنے میں گزارے۔ جیسے جیسے بھوک پیاس میں شدت آتی ہے ویسے ویسے ہی یہ سبق یاد ہونے لگتا ہے اور اسی نسبت سے ایمان کی یہ غذا اس کی روح میں اترتی ہے۔جس شخص کی بھوک اور پیاس کو ایسی خوبصورت زبان مل جائے اور وہ اس کیلئے اتنے سارے پیغام نشر کرے وہ مالک کی نگاہ میں بھلا کیوں نہ جچے گا۔اب حال یہ ہوتا ہے کہ اس کے منہ کی ناخوشگوار بو خدا کے ہاں مشک کی خوشبو سے بڑھ جاتی ہے۔



اب ہمارے پاس تین چیزیں ہو گئیں جو اس عبادت -روزہ- کی تہہ میں کام کرتی ہیں: صبر، شکر اور فقر۔ **چوتھا عنصر اس میں ایک اور شامل ہونا ہے اور وہ ہے ذکر۔**

آدمی ایمان کا مفہوم نہ جان پایا ہو تو 'ذکر' اس کیلئے بڑی حد تک ایک ناقابل فہم چیز ہے اور یا پھر ایک بناوٹی عمل۔'ضربوں' کی نوبت عموماً تبھی آتی ہے۔خدا کا درست تعارف ہو جانا۔خدائی کی حقیقت سے آگاہ ہو جانا۔ بندگی کا مطلب جان لینا۔خدا سے ایک عہدِ بندگی استوار کر لینا۔ دُنیا و آخرت کی حدود جان لینا اور اپنے آپ کو خدا کی عبادت میں دے کر اس کی تعظیم و تسبیح اور اس کی کبریائی کرنے لگنا۔اس کو اس کی نشانیوں سے پا لینے کا سلیقہ جاننا۔اس کی صفات کا علم پانا۔اس کی خدمت اور اطاعت پر ہمہ دم تیار رہنا۔عبادت اور اطاعت پر ایک اس کا حق جاننا اور طاغوت سے کھلا کفر کرنا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

الوہیت اور کبریائی میں اس کی احدیت کے بار بار ذکر سے ایک خوشی اور ایک اطمینان محسوس کرنا اور نفس میں اس پر اعتماد پانا۔ غرض رسولوں کی دعوت کو اپنا ایک بے ساختہ مقدمہ بنا لینا اور قرآن کے بنیادی مضامین کو اپنا باقاعدہ مدعا بنا لینا۔ یہ ہے ایمان اور یہ ہے اسلام کی حقیقت۔ سب سے پہلے آدمی کو اسی پر محنت کرنا ہے اور اپنے نفس کی گہرائی میں اس کو قبول کرنا ہے ''ولما یدخل الایمان فی قلوبکم'' پھر جب قرآن سے اور رسول اللہ ﷺ کے مقدمۂ دعوت سے ایک بار یہ سبق پڑھ لیا جائے تو پھر باقی زندگی اس سبق کا اعادہ کیا جائے گا۔ قول سے، عمل سے، شعور سے، احساس سے اور ہر انداز سے۔ جس کثرت سے ہو سکے اس کا اعادہ کیا جائے گا۔ اس 'اعادہ' کو ہی ذکر کہا جاتا ہے۔

جس نے اصل سبق ہی نہیں پڑھا اور اس کا مفہوم ہی نہیں سمجھا وہ سبق کا 'اعادہ' کیا کرے گا؟ 'ذکر' اس کیلئے ایک تکلف ہے۔ وہ ضرور اس کی کوئی غیر طبعی صورت اختیار کرے گا اور بہتوں کے ساتھ عملاً اور واقعتاً یہی ہوتا ہے۔ پس اس کا طریقہ یہی ہے کہ آدمی بہت پیچھے چلا جائے اور اپنی محنت کا آغاز ایمان کے مفہوم، اسلام کے مطلب، توحید کی حقیقت، خدا کی پہچان، صفات کے علم اور بندگی کا معنی جاننے سے کرے اور پھر ذکر کی صورت میں اپنے اس ایمان اور بندگی میں ساری زندگی اس رنگ کو گہرا کرتا رہے۔

اب یہ ذکر کیا ہے؟ یعنی بندگی کے اس سبق کا اعادہ اور تذکرہ کیونکر ہو گا؟ دُعا، مناجات، تسبیح، حمد، تعظیم، تکبیر، تہلیل، قیام، رکوع، سجود، تحیات، خدا کے خوبصورت نام لینا اور اس کی صفات کا تذکرہ کرنا۔ علم، فکر، توبہ، انابت، استغفار، خشوع، امید، آس، خشیت، خوف، استعاذہ، آہ، بکا، تسلیم، رضا ...... یہ سب افعال اور یہ سب احساسات ذکر ہیں اور اس اصل حقیقت کی تذکیر جو ایمان کے مفہوم میں پہلے جان لی گئی اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی صورت میں تسلیم کی گئی......

کوئی اگر ایمان کا پورا سبق دہرانا چاہے اور اپنے معبود کا ایک بہترین ذکر کرنا

چاہے اور بندگی کی یہ حقیقت اپنے اوپر طاری کر رکھنے میں پوری طرح راغب ہوتو اس کو چاہیے قرآن پڑھے۔ یہ بہترین ذکر ہے۔ ایمان کا ہر مفہوم اس میں بار باراور آپ سے آپ دہرایا جاتا ہے اور نئے سے نئے پیرائے میں بیان ہوتا ہے۔

چونکہ نماز ایک ایسا عمل ہے جس میں 'ذکر' کے بے شمار افعال ایک بے مثال انداز میں یکجا کر دیئے گئے ہیں بلکہ یوں کہیے کہ ذکر کے قریب قریب سب افعال ہی ملا جلا کر ایک عمل میں سمو دیئے گئے ہیں اور جس سے کہ یہ ایک ایسا سماں بنتا ہے کہ انسان کا پورا وجود ہی دُنیا و مافیہا سے رخ پھیر کر ایک خدائے وحدہ لاشریک کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ اس میں انسان کا انگ انگ خدا کا ذکر کرتا ہے۔ انسان کا دل، انسان کی زبان، ہونٹ، ہاتھ، پیر، حتی کہ ہاتھوں پیروں کی انگلیاں، گھٹنے، ناک، پیشانی، سر، کمر، زانو، غرض سب اعضا خدا کا ذکر کرتے ہیں۔ حتی کہ نگاہیں جھک جاتی ہیں اور ادب اور خضوع میں آ کر خدا کی تعظیم کرتی ہیں۔ انسان کے کان تک دُنیا کی ہر بات سننے سے انکاری ہو کر ایک خدا کا کلام اور ذکر سننے کے ہی روادار رہ جاتے ہیں۔ خدا کی بار بار تعظیم ہوتی ہے۔ خدا کی بڑائی بیان کی جاتی ہے۔ حمد و ثنا ہوتی ہے۔ خدا کے کلام کی تلاوت ہوتی ہے۔ نماز خدا کے آگے قیام ہے۔ رکوع ہے۔ سجود ہے۔ انسان خدا کے آگے بار بار ماتھا دھرتا اور اس کی عظمت کو سلام کرتا ہے۔ تحیات اور کورنش ہے۔ تسبیح ہے۔ تہلیل ہے۔ دُعا ہے۔ مناجات ہے۔ خدا کے ناموں کا ورد ہے۔ استغفار، انابت، توبہ، خشوع، اذعان، تسلیم، امید، آس، درخواست، منت، سماجت، خوف، خشیت، استعاذہ حتی کہ بسا اوقات آہ، بکا اور گریہ......
غرض انسان ہر پہلو سے اور ہر شکل میں خدا کا ذکر کرتا اور اس کے آگے اپنی بندگی بیان کرتا ہے۔ اس لئے نماز ذکر کی بہترین حالت ہے۔ حتی کہ قرآن جو کہ بہترین ذکر ہے، کا بھی بہترین مقام نماز ہے۔ پس نماز **علی الاطلاق** ذکر کی بہترین حالت ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي (طہ:۱۴) ''اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ''۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ (العنکبوت:۴۵) ''تلاوت کرو اس کتاب سے جو تم پر وحی کی گئی اور نماز کی اقامت کرو یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔البتہ اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑی چیز ہے''۔

پس روزہ جو کہ صبر کی بہترین حالتوں میں سے ایک حالت ہے اور نماز جو کہ ذکر کی ایک بہترین صورت ہے جب مجتمع ہوں ......**اور رمضان ان دو عبادتوں کے اجتماع کی بہترین صورت ہے**......تو یوں رمضان کے دن اور رمضان کی راتیں بہت با معنیٰ ہو جاتی ہیں اور **واستعینوا بالصبر والصلوۃ** کی ایک عملی تفسیر۔

ذکر کی بہترین حالت گو نماز ہے مگر روزہ بھی ذکر ہی کا ایک ذریعہ ہے بشرطیکہ روزہ سے آدمی وہ پیغام لینے کا شعور پائے جو کہ روزہ سے اس کا اصل مقصود ہے۔اس بات کا اب یہاں کچھ بیان کیا جاتا ہے۔

بھوک اور پیاس انسان کے محسوسات میں قوی ترین ہیں۔جنسی خواہش ایک مضبوط ترین جبلت ہے۔پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ انسان کے اندرونی محسوسات ہیں نہ کہ خارجی عوامل۔خارج سے انسان کو کرائی جانے والی یاددہانی ہرگز اس قدر موثر نہ ہوگی جس قدر کہ یاددہانی کے اندرونی اسباب۔انتڑیاں خالی ہوں تو وہ بہرحال انسان سے کھانا مانگتی ہیں اور جب تک کھانا مل نہ جائے تب تک بولتی ہیں۔بھوک کی بہرحال ایک کھینچ پڑتی ہے۔پیاس بار بار اپنا آپ یاد دلاتی ہے۔اس کے جواب میں آدمی جب اپنے آپ کو یہ بتاتا ہے کہ اُس کی اس بھوک پیاس کا سبب یہ نہیں کہ وہ کھانے پینے کیلئے کچھ پاس نہیں رکھتا بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ خدا کی بندگی پر مامور ہے......اور یہ کہ خدا کا اس نے یہ مرتبہ اور مقام جان رکھا ہے کہ وہ جب چاہے اس کے اور اس کے مرغوباتِ نفس کے مابین حائل ہو جائے، چاہے نفس کے وہ مرغوبات اس کی پوری دسترس میں ہوں اور یہ کہ خدا کے اس حق کو وہ اپنے لئے سعادت سمجھ کر اور خوشی خوشی قبول کرے...... اور یہ کہ اس کی نگاہ میں معبود کی خواہش اس کی اپنی خواہش پر کہیں بڑھ کر مقدم ہے اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اس کا یہ روزہ دراصل اسی بات کا ہی عملی ثبوت ہے...... اور یہ کہ مالک کے پاس جو کچھ ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس کے اپنے پاس ہے بلکہ اِس کا اور اُس کا میل ہی کیا! یوں روزہ اور روزہ کا ہر ہر لمحہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے اور پورا دن اس بات کی مشق کرتا اور اس سبق کا اعادہ کرتا ہے: وللآخرة خير لك من الأولى

سو یہ ایک ذکر ہے جو انسان لب ہلائے بغیر کرتا ہے اور پورا دن اس میں گزار دیتا ہے!

سبحان اللہ! بھوک اور پیاس کا ایسا استعمال کسی دین اور کسی فلسفۂ اخلاق نے نہ کرایا ہوگا جیسا کہ شریعت اسلام نے کرایا: كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون ۔ بھوک اور پیاس اور جنسی تسکین کی خواہش جس انداز سے ایک قدرتی عمل ہے اور اس کی بابت انسان کو کسی کے 'یاد' کروانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ انسان کو آپ اپنی طرف متوجہ کرتی اور آپ اپنی یاد دلاتی ہے، اس کے اسی قدرتی زور کو اسلام اپنے رخ پر لے آتا ہے اور اس کی تمام تر شدت کو بہت خوبصورتی سے اپنے حق میں استعمال کرتا ہے۔ جیسے ہی انسان کی حیوانی خواہشات نے زور مارا ویسے ہی انسان کی روحانی قوت اور فکری مزاحمت حرکت میں آ گئی! جونہی جسم کی کسی جبلت نے اپنا قدرتی عمل کیا ویسے ہی دل و دماغ نے ایک شعوری عمل کا آغاز کر دیا۔ جسم انسان کو اپنی وقتی ضرورت بتائے گا اور انسان اس کو اپنی ابدی ضرورت اور اپنی بندگانہ حیثیت بتا کر خاموش کرائے گا۔ نہ جسم اپنا کام کرنے اور اپنی خواہش بتانے سے رکے اور نہ قلب و ذہن کو اپنے اس شعور اور روحانی عمل سے فراغت ہو۔ یوں دن کی طویل ساعتیں، انسان کے ملکوتی خصائص اس کے بہیمی خصائص پر پوری طرح حاوی رہتے ہیں اور اسی کیفیت میں انسان صبح سے شام کر لیتا ہے......

تا آنکہ افطار کا وقت آتا ہے۔ افطار وہ منفرد 'کھانا' ہے جو انسان اپنی مرضی سے موخر نہیں کر سکتا۔ گویا اب یہ اس کی ضرورت نہیں! یہ بھی اس کو مالک ہی کا حکم ہے! یہ شخص جو پورا دن صبر اور استقامت اور عفت اور وقار کا نمونہ بنا رہا، افطار کیلئے اس کی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

رغبت اور عجلت بھی اب دیدنی ہے! پورے دن کے اس طویل تربیتی عمل کے بعد کم از کم اس وقت یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کا کھانا اور پینا محض جسم کے مطالبہ کی تنفیذ نہ ہو بلکہ اس بار یہ حکم اس کو اوپر سے ہی ملے! کیوں!؟

تا کہ واضح ہو کہ مسئلہ دراصل 'حکم' کا ہے......

تا کہ واضح ہو کہ یہ ایک بھرپور انسان ہے اور کھانا اس نے کسی بے دلی یا بے رغبتی یا دنیا بیزاری کے باعث نہیں چھوڑ رکھا تھا بلکہ معاملہ یہ ہے کہ اس کی رغبت 'دنیا' سے بڑی ہے اور وہ رغبت اب بھی کہیں نہیں گئی ہے......

تا کہ واضح ہو کہ یہ کوئی ترکِ دُنیا کا مظاہرہ نہ تھا بلکہ کسبِ آخرت کا عمل تھا......

اور تا کہ اس کو یا کسی اور کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ 'بھوک' میں خود اپنے اندر کوئی خوبی ہے......

بھوکا رہنا فی نفسہ کوئی بہادری نہیں۔ پیاسا رہنے کی خود اپنے آپ میں کوئی فضیلت نہیں۔ وہ اخلاقی فلسفے جو بھوک اور پیاس کی کچھ فی ذاتہٖ فضیلت بتاتے ہیں وہ دراصل فضیلت کی کوئی بنیاد بھوک اور پیاس کے سوا اپنے پاس نہیں رکھتے۔ یہ مفلس ادیان ہیں۔ بھوک کو فضیلت بخش دینے والی کوئی چیز ہے تو وہ رب العالمین کی بندگی ہے اور جب فضیلت کی اصل بنیاد یہ بندگی ہے تو پھر یہ جہاں بھی پائی جائے، یہ بھوک پر صادق آئے تو بھوک عبادت اور کھانے پینے پر صادق آئے تو کھانا پینا عبادت!

سبحان اللہ! ضرورت آدمی کی اپنی اور حکم خدا کا! تا کہ واضح ہو: مالک اپنے بندے کی ضرورت سے غافل نہیں بلکہ بندے کی ضرورت کا اس کو بندے سے بڑھ کر پاس ہے......اور جو آج اپنے بندے کی ضرورت سے غافل نہیں وہ کل اپنے بندے کیلئے اپنے پاس کیا کچھ نہ رکھتا ہوگا جب بندہ محض ایک دن کا روزہ نہیں بلکہ عبادت کی پوری زندگی گزار کر اس کے روبرو ہوگا اور جس کو کہ اس نے نام ہی 'صلے کا دن' دیا ہے اور جو کہ ہمیشگی کا دن ہے! یہی وجہ ہے کہ 'روزہ کھلنے' اور 'خدا سے ملنے' کا ایک ساتھ ذکر ہوتا ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

للصائم فرحتان: فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه [1]

''روزہ دار کے نصیب میں دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اس کی روزہ کھولنے کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت''۔

چنانچہ افطار کی محض 'اجازت' نہیں بلکہ 'ہدایت' ہوتی ہے! تاکہ بندہ اپنی بندگی کو کسی ایک ہی صورت میں محصور نہ سمجھ لے...... اور تاکہ بندگی کا ایک خوبصورت مضمون محض اپنے ایک پیرائے کی اوٹ میں نہ چلا جائے...... اور تاکہ بندہ اپنے مالک کا صحیح تعارف بھی کر لے جو صرف 'پابندیاں' نہیں لگاتا بلکہ فضل بھی کرتا ہے۔ بلکہ اس کی عائد کردہ 'پابندیاں' سب کی سب اس کے لامتناہی فضل کا ہی پیش خیمہ ہیں...... اور تاکہ اس پر ایمان اور بندگی کا ایک اور لطیف معنی بھی واضح ہو اور وہ یہ کہ خدا کو پانا 'عمل' کے زور پر نہیں بلکہ خدا کے آگے عاجزی اور انکساری اختیار کرنے میں ہے اور مطلق اس کے فضل اور رحمت کا سہارا چاہنے میں:

واعلموا أنه لن ينجوا أحدمنكم بعمله. قالوا: يا رسول الله ولا أنت! قال: ولا أنا الا أن يتغمدني الله برحمة منه وفضل [2]

''خوب جان لو! تم میں سے کوئی بھی محض اپنے عمل سے پار نہ لگے گا'' صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہؐ کیا آپ بھی؟ فرمایا: ہاں میں بھی۔ سوائے یہ کہ خدا ہی اپنی رحمت اور فضل سے مجھ کو اپنی لپیٹ میں لے لے''۔

پس روزہ عاجزی ہے اور 'بندگی' کی ایک منفرد یاد دہانی۔ سحری میں تاخیر اور افطار میں عجلت روزہ کے اندر بندگی کا رنگ بھر دینے اور بندگی کی اس تصویر کو مکمل کر دینے میں بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک بات میں بندگی کے بے شمار مضامین پوشیدہ ہیں۔

...... **وخير الهدى هدى محمد** ﷺ

وشر الامور محدثاتها ......

---

(۱) صحیح بخاری: حدیث ۱۹۴۵) (۲) صحیح مسلم: حدیث ۵۰۴۱)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

روزہ کی بابت آپ ﷺ کی تعلیم

(اردو استفادہ از امام ابن القیمؒ)

چونکہ روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نفس خواہش پوری کرتے جانے سے رکنے کی تربیت پائے اور یہ کہ لذت کی وہ بہت سی صورتیں جو اس کے منہ کو لگ چکی ہوں، ایک اعلیٰ مقصد کی لگن میں اس سے چھڑوا دی جائیں۔ اس کے حیوانی قویٰ کو قابو میں لایا جائے اور اس کی شہوانی توانائی کو اعتدال سکھایا جائے۔ نفس کی چاہت کو مادی مطالب سے پھیر کر ایک اعلیٰ و پاکیزہ رخ دیا جائے۔ اس میں وہ سلیقہ پیدا کیا جائے کہ یہ کسی اور جہان کی جستجو کر سکے جہاں لطف کی کوئی انتہا نہیں اور جہاں نعمتوں اور آسائشوں کا کوئی اندازہ نہیں اور جہاں عیش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور تاکہ یہ ان خوبیوں سے آراستہ ہو سکے جو دائمی زندگی پانے کا ایک مناسب ترین مقدمہ بن سکیں....

چونکہ روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نہ تو دنیا کی بھوک پیاس کی اس نفس میں کچھ خاص وقعت رہے اور نہ یہاں کا کھانا پینا ہی کچھ اس کا منتہائے سعی رہے......اور تاکہ یہ احساس کی وہ صلاحیت بھی پا لے جس کی بدولت اس کو اندازہ رہنے لگے کہ ایک بھوکے مفلس کے کلیجے پہ کیا گزرتی ہے اور مسکین کے دل کی کیا حالت ہوا کرتی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

روزہ سے چونکہ مقصود یہ ہے کہ جسم میں شیطان کی بھاگ دوڑ کیلئے راستے تنگ کر دیے جائیں اور کھانے پینے کی راہ سے شیطان کو یہاں جو گزرگاہیں میسر آتی ہیں وہاں اس کا گزر دشوار کر دیا جائے..... قوائے جسم کی آزادی ذرا محدود کرکے، اور بدن کا جوش ذرا کم کرکے، روح کو معبود کے راستے میں تحریک دی جائے.......

پس یہ متقیوں کیلئے ایک زورآور مہار ہے اور مجاہدوں کیلئے ایک زبردست ڈھال۔ یہ نیکو کاروں کی ریاضت ہے اور خدا کا قرب پانے والوں کیلئے محنت کا ایک بڑا میدان۔

اور دیکھو سارے اعمال میں سے اس کو 'خدا کی خاطر' ہونے کی ایک خاص نسبت ہے۔ وجہ یہ کہ روزہ دار کچھ بھی نہیں کرتا بس اپنی خواہش اور اپنی شہوت کو اور اپنے کھانے اور پینے کو معبود کی خاطر چھوڑ لیتا ہے۔ پس یہ محبوباتِ نفس کو خدا کی محبت میں بھلا دینا ہے اور نفس کی لذتوں کو خدا کی خوشنودی پر وار دینا۔ گویا یہ نفس کا ایک محبوب سے پھر کر ایک دوسرے محبوب کو اختیار کر لینا ہے۔ پس یہ روزہ محبوب کا ایک شعوری اور ہمہ وقتی تعین ہے۔ بندے اور خدا کے مابین ایک 'سر' ہے۔ یہ ایک ایسا 'راز' ہے جو بندے کو معلوم ہے یا پھر خدا کو! لوگ زیادہ سے زیادہ دیکھ سکتے ہیں تو یہ کہ یہ بندہ اپنا کھانا پینا اور دیگر مفطرات کو چھوڑ کر بیٹھا ہے۔ مگر دل کی وہ حالت جو اِس سے اِس کا یہ کھانا پینا اور اِس کی یہ شہوت وخواہش چھڑوائے بیٹھی ہے اور معبود کی طلب میں ہر لذت کو قربان کروا رہی ہے، صرف خدا کو معلوم ہے۔ اس کی کوئی اور کیونکر خبر پا سکتا ہے......روزہ کی اصل حقیقت سمجھو بس یہی ہے!

انسان کے ظاہر و باطن کو بدل کر رکھ دینے میں روزے کی عجیب تاثیر دیکھی گئی ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ جسم کے فاسد مادے اس ریاضت سے دھل جاتے ہیں بلکہ روح کے ناگوار جوانب بھی اس عبادت سے خوب صاف ہوتے ہیں۔ قلب اور جوارح کے صحت پانے میں روزہ کی تاثیر دیدنی ہے۔ نفس کے وہ حصے جو خواہشات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

وشہوات کے زیرآب آچکے ہوتے ہیں وہ اس عمل کے نتیجے میں بخوبی واگزار کرالئے جاتے ہیں اور بندگی کو اس سرزمین پر پیر جما کر چلنے میں خوب مدد ملتی ہے۔ دل میں تقوی کی راہ ہموار کرنے میں 'روزہ' کو عبادات کے مابین ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُون (البقرہ:۱۸۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ،تم پر روزے فرض کئے جاتے ہیں جیسا کہ تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے شاید کہ تم تقویٰ پاؤ''

اور فرمایا: الصوم جنة ''روزہ ڈھال ہے''

علاوہ ازیں جنسی خواہش کو قابو میں لانے کیلئے آپؐ نے روزہ تجویز فرمایا۔

غرض عقل اور فطرت کو نفس کی اصلاح میں روزہ کی اس غیر معمولی تاثیر کا جو مشاہدہ کرنے کو ملتا ہے اس کے پیش نظر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے اس عبادت کو انسانوں کیلئے مشروع ٹھہرادیا......پس یہ اس کی رحمت ہے اور ان پر اس کا ایک احسان اور برائی سے ان کا ایک زبردست تحفظ۔



'روزہ' پس یہ ہوا کہ وہ حلال لذتیں بھی جو نفس کے منہ کو لگ چکی ہوں اور وہ جائز آسائشیں بھی جن کا یہ نفس عادی ہو چکا ہو......اس سے پرے کردی جائیں اور روز کچھ عرصہ اس پر یہ حالت گزرے اور اس کیفیت میں اس کو خدا کی جانب متوجہ کرایا جائے تاکہ یہ بندگی کے کچھ خاص پاکیزہ معانی ازبر کرے اور پورا ایک ماہ یہ اسی حالت میں صبح سے شام کردیا کرے.......

منہ کو لگ چکی یہ لذتیں اور آسائشیں چھڑادینا چونکہ آسان کام نہ تھا لہٰذا اس کی فرضیت نازل ہونے سے خاصی دیر تک رکی رہی۔ یہ فرض ہجرت کے بھی کچھ دیر بعد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

نازل ہوا۔نفوس کے اندر جب توحید گہری اتر چکی اور پھر 'نماز' نے ان موحد نفوس کو ایک بندگانہ صورت دے دی اور قرآن سے حکم لینے پر کچھ تربیت پالی تب بتدریج ان کو بندگی کی اس صورت کی جانب لایا گیا۔

چنانچہ روزہ ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوا۔ یوں جب آپ ؐ فوت ہوئے تو نو (۹) رمضان روزہ کے ساتھ گزار چکے تھے۔ پہلے پہل جب روزہ فرض ہوا تب آدمی کو چناؤ حاصل تھا۔ چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو ایک مسکین کا پیٹ بھر دے۔ پھر یہ چناؤ ختم کر کے روزہ کی حتمی صورت باقی رکھ دی گئی۔ البتہ دوسرے کو کھلانے کی آسائش ان بوڑھوں اور عورتوں کیلئے باقی رکھی گئی جو خود روزہ نہ رکھ سکیں۔ یہ دونوں صنفیں روزہ چھوڑیں گی اور ہر روز کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائیں گی۔ مریض اور مسافر کیلئے البتہ یہ رخصت رکھی گئی کہ وقتی طور پر وہ روزہ چھوڑ لیں مگر بعد میں اس کی قضا دیں۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت جس کو صحت متاثر ہو جانے کا اندیشہ ہو، کو بھی یہی رخصت دی گئی۔ البتہ اگر اس کو بچے کی صحت متاثر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ قضا بھی دے گی اور مسکین کو کھانا بھی کھلائے گی کیونکہ اسے خود اپنے بیمار ہونے کا اندیشہ نہ تھا لہٰذا وہ خائف اپنی صحت کی بابت نہیں بلکہ بچے کی صحت کی بابت ہے۔ لہٰذا اس کی تلافی **اطعام مسکین** سے کی جائے گی۔[1]

فرضیتِ صوم تین مرحلوں سے گزری:

پہلے مرحلے میں روزہ یا اطعامِ مسکین میں سے کوئی ایک فرض تھا۔

دوسرے مرحلے میں آدمی کو ہر حال میں روزہ ہی رکھنا تھا۔ البتہ تب روزہ کی صورت یہ تھی کہ آدمی اگر رات کو کھانا کھانے سے پہلے سو گیا تو اگلی رات تک اس کیلئے کھانا پینا ممنوع رہے گا۔

---

(۱) یہ فقہی آراء امام ابن القیمؒ کی ہیں، جو کہ حنبلی فقہ سے وابستہ ہیں۔ ابن القیمؒ کا یہ مضمون ایمانی وشعوری فوائد کیلئے دیا گیا ہے نہ کہ فقہی آراء کے اثبات کیلئے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

تیسرے مرحلے میں روزہ کی یہ حالت باقی نہ رہی۔ تب سے اب اور تا قیامت تک روزہ کی وہی صورت فرض ہے جو کہ معروف ہے۔



آپؐ کا طریقہ یہ تھا کہ رمضان میں آپ ہر قسم کی عبادات بکثرت ادا فرماتے۔ جبریلؑ رمضان میں ہر رات آپؐ کے پاس آتے اور یوں قرآن کا دور ہوتا۔ جبریلؑ سے آپؐ کی ملاقاتوں کا اِس تمام تر عرصہ یوں ہوتا کہ نوازش اور عنایت میں آپؐ معمول سے بھی کہیں بڑھ جاتے یہاں تک کہ بادۂ نسیم کو بھی اِلطاف میں آپؐ سے کچھ نسبت نہ رہے۔ فیض رسانی میں آپؐ تمام مخلوق سے بڑھ کر تھے۔ البتہ سب سے زیادہ نوازش آپؐ رمضان میں فرماتے۔ خوب صدقہ کرتے۔ احسان کرتے۔ قرآن کی تلاوت، ذکر اور اعتکاف میں ہی گویا سب وقت گزرتا۔

رمضان میں آپؐ عبادت کا بالخصوص ایسا اہتمام فرماتے جو دیگر مہینوں میں نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ آپؐ ایک دن کے روزے کو دوسرے دن کے روزے سے ملا لیتے تا کہ دن اور رات کی زیادہ سے زیادہ ساعتیں آپؐ عبادت ہی میں گزار سکیں۔ اپنے اصحابؓ کو البتہ آپؐ اس 'وصال' سے منع فرماتے۔ اصحابؓ عرض کرتے: حضور! آپؐ خود تو وصال کرتے ہیں، فرماتے: **لست کھیئتکم** ''میرا معاملہ تم جیسا نہیں'' ایک اور روایت میں ہے، فرماتے: **انی أظل عند ربی یطعمنی ویسقینی** ''میں اپنے پروردگار کے ہاں ساعتیں گزارتا ہوں۔ وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی''

لوگوں نے اس 'کھلانے اور پلانے' کا مفہوم سمجھنے میں اختلاف کیا ہے: ایک فریق کا خیال ہے کہ یہ مادی طعام و شراب ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ظاہرِ لفظ کا یہی تقاضا ہے اور اس کو ظاہری معنی سے پھیر دینے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔

دوسرے فریق کا کہنا ہے کہ اس سے مراد ایک اور طرح کی غذا ہے، جو دل کو آشنائی دیتی ہے۔ یہ لذتِ مناجات کی ایک خاص صورت ہے جو خاص آپؐ کو عطا ہوتی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

تھی، اور خدا کے قرب کا ایک خاص احساس ہے جو آپ ؐ کی آنکھ کی ٹھنڈک بنتا تھا۔ خدا کی طمع، خدا کی محبت اور خدا کے شوق کی ایک کیفیت تھی اور اس سے وجود میں آنے والے کچھ خاص 'احوال' تھے جو آپ ؐ کو عطا ہوئے تھے۔ یہ ہے وہ غذا جس سے دل سیراب ہوتا ہے اور روح تر و تازہ ہوتی ہے۔ جس سے آنکھ کو ٹھنڈک ملتی ہے اور نفس کے اندر رونق آتی ہے۔ بسا اوقات یہ غذا اتنی وافر ملتی ہے کہ آدمی مادی وجسمانی غذا سے خاصا خاصا عرصہ بے نیاز رہتا ہے۔ اس حالت کا کچھ نہ کچھ تجربہ تو ہر محبت کرنے والے کو ہو ہی جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ محبوب کو پا کر ایسی حالت ان پر طاری ہو جاتی ہے کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ کھانا پینا جیسے بھول ہی جاتا ہے۔ محبوب کو ایک نظر دیکھ لینا میسر آ جائے اور کوئی ساعت اس کے پاس تنہائی میں گزارنے کو مل جائے تو گویا وہ کسی اور ہی جہان میں ہوتے ہیں۔ ان کی یہ کیفیت الفاظ میں بیان ہی نہیں کی جا سکتی۔ محبوب کا مہربان و ملتفت نگاہوں سے ان کو دیکھ لینا ان کو سب سے بڑا انعام دِکھتا ہے۔ پس اگر یہاں کے محبت کرنے والوں کی یہ حالت ہے تو اس محبوب کی محبت میں اس خیر البشر ؐ کا کیا حال ہوگا جس سے برگزیدہ تر، حسین تر، کامل تر اور عظیم تر کوئی محبوب ہو ہی نہیں سکتا اور جس کی محبت نے آپ ؐ کے پورے وجود کو اپنا اسیر کر رکھا ہے اور جس کی محبت آپ ؐ کے قلب و جوارح میں اس قدر گہری جا چکی ہے جس پر کسی چیز کا قیاس ہی ممکن نہیں۔

چنانچہ حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیں: **انی أظل عند ربی** یعنی میرا تو وقت ہی خدا کے ہاں گزرتا ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں **یطعمنی ویسقینی** ''وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی''۔ چنانچہ اس سے مراد اگر مادی اور ظاہری معنی میں 'کھانا پینا' ہو تب تو آپ ؐ کا 'وصال' کرنا تو رہا ایک طرف 'روزہ سے ہونا' ہی معتبر نہ ہو! اور اگر کوئی کہے کہ یہ مادی معنی میں خدا کی طرف سے 'کھلایا پلایا جانا' رات کو ہوتا تھا تو یہ 'وصال' تو بہر حال نہ ہوا۔ اس صورت میں صحابہ ؓ کی اس بات کے جواب میں کہ ''آپ ؐ تو وصال

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

فرماتے ہیں'' آپؐ کو کہنا چاہیے تھا: ''میں کب وصال کرتا ہوں میں تو کھاتا پیتا ہوں''! جبکہ آپؐ نے صحابہؓ کی اس بات کا اقرار فرمایا کہ آپؐ وصال کرتے ہیں البتہ یہ کہا کہ ''میرا معاملہ تمہارے جیسا نہیں''۔ چنانچہ آپؐ نے یہاں اپنا اوران کا فرق بیان فرمایا۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے الفاظ ہیں:

أن رسول الله واصل فی رمضان، فواصل الناس، فنهاهم، فقيل له: أنت تواصل. فقال، انی اُطعمَ و اُسقیٰ

یعنی ''رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں (ایک دن کا روزہ دوسرے دن سے) ملایا تب لوگوں نے بھی (ایک دن کا روزہ دوسرے دن سے) ملایا۔ تب آپؐ نے ان کو (اس سے) منع فرمایا۔ عرض کی گئ: آپؐ تو (ایک روز کو دوسرے روز سے) ملاتے ہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ مجھے کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے''

جبکہ صحیحین میں ابوہریرہؓ سے جو روایت آتی ہے اس کے الفاظ ہیں: نهىٰ رسول الله ﷺ عن الوصال. فقال رجل من المسلمين: انک يا رسول الله تواصل. فقال رسول الله ﷺ: "و أيّكم مثلي؟ انی أبيت يطعمنی ربی ويسقينی"

''رسول اللہ ﷺ نے روزہ کے ساتھ رات گزارنے (وصال) سے منع فرمایا۔ تب مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ آپ خود تو وصال فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جو مجھ جیسا ہو؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے''

علاوہ ازیں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ آپؐ نے جب ان کو وصال سے منع فرمایا اور انہوں نے مان کر نہ دیا تو آپؐ نے ان سے ایک دن وصال کروایا۔ پھر ایک اور دن وصال کروایا۔ تب (عید کا) چاند نکل آیا۔ تب آپؐ نے فرمایا۔ ''چاند اگر ایک دن اور نہ نکلتا تو میں تم سے ایک دن اور (وصال) کرواتا'' گویا جب انہوں نے اصرار کیا تو آپؐ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

نے انکے ساتھ ایسا انداز اپنایا جس سے آپؐ کا مقصود ان کو سبق سکھا دینا اور باز کر دینا ہو۔

ایک جگہ لفظ آئے ہیں: لو مدّ لنا الشهر لواصلنا وصالا يدع المتعمقون تعمقهم .انی لست مثلکم. ایک اور الفاظ انکم لستم مثلی، فانی أظل يطعمنی ربی ویسقینی ''اگر یہ ماہ ذرا اور دراز ہو جاتا تو ہم ایسا وصال کرتے کہ یہ زیادہ شدت کرنے والے اپنی شدت چھوڑ دیتے۔ بات یہ ہے کہ میرا معاملہ تم جیسا نہیں یا یہ کہ تمہارا معاملہ مجھ جیسا نہیں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا رہتا ہے''

چنانچہ یہاں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ سے واضح ہے کہ آپؐ کو بیک وقت کھلایا پلایا بھی جاتا ہے اور آپؐ وصال سے بھی ہوتے ہیں۔ جبکہ صحابہ کو آپؐ نے اپنے ساتھ کچھ دیر کیلئے ایسا کرنے دیا تو وہاں آپؐ کا انداز اُن کو عاجز کر دینے کا تھا اور ایک طرح سے سبق دینے اور باز کرنے کا۔ اب اگر آپؐ خود تو 'کھاتے پیتے' (اس معنی میں جو کہ ظاہر بین گروہ آپ کے ان الفاظ سے لیتا ہے!) تو اس سے کیونکر یہ مفہوم نکلتا کہ آپؐ ان کو عملاً یہ سکھا دینا چاہتے ہیں کہ یہ کام بس آپؐ ہی کے کرنے کا ہے اور یہ کہ ان کو اس بات کی طاقت ہی نہیں۔ پس معلوم ہوا یہ 'کھانا پینا' کسی اور انداز کا ہے، اور بحمد اللہ یہ بات بہت واضح ہے۔



آپؐ کا طریقہ تھا کہ آپؐ صیامِ رمضان کا آغاز نہ کرتے جب تک کہ رمضان کا چاند نہ دیکھ لیتے یا پھر کم از کم ایک گواہ کی صورت میں چاند دیکھنے کی اطلاع نہ پا لیتے۔ آپؐ نے عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی پر روزہ رکھا۔ ایک بار ایک ہی اعرابی کی شہادت پر لوگوں کو روزہ رکھوایا۔ یہ بھی نہ کہا کہ کہو میں گواہی دیتا ہوں۔ آدمی نے آکر اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے اور آپؐ نے اس خبر واحد پر اکتفا فرمایا۔ البتہ اگر نہ رؤیت ہو اور نہ رؤیت کی گواہی ہو تو آپؐ شعبان کے تیس روز پورے کرواتے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

مطلع ابر آلود ہوتا تو شعبان کے تیس روز پورے فرماتے ۔ شک کے دن کا روزہ نہ رکھتے ۔ فرماتے : ’’مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے ۔ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے ۔ پس اگر مطلع صاف نہ پاؤ تو تیس کی گنتی پوری کرلو‘‘

آپ ؐ کا طریقہ تھا کہ ایک مسلم آدمی کی شہادت میسر آجاتی تو لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمادیتے ۔ البتہ ماہ رمضان کے اختتام کے معاملہ میں دو کی گواہی لیتے ۔

عید کے چاند کی گواہی اگر آپ کو اس سے اگلی صبح عید کا وقت گزر جانے کے بعد ملتی تو آپ اسی وقت روزہ کھول لیتے اور لوگوں کو روزہ کھول لینے کا حکم دیتے ۔ البتہ عید کی نماز دوسرے دن جا کر عید کے وقت پڑھتے ۔



افطار جلد فرماتے ۔ افطار میں جلدی کرنے کی بے حد تاکید کرتے ۔ سحری کا اہتمام فرماتے ۔ سحری کرنے کی خصوصی ہدایت کرتے ۔ سحری کو مؤخر کرتے اور مؤخر کرنے کی ترغیب دیتے ۔

روزہ کھجور سے افطار کرنے کی تاکید کرتے ۔ کھجور نہ ہو تو پانی سے ۔ یہ آپ ؐ کی امت پر کمال مہربانی اور ہمدردی کی دلیل ہے ۔ دن بھر معدہ خالی رہنے کے بعد اس کے از سر نو مصروف ہو جانے کیلئے سب سے پہلے اس کو کچھ میٹھی چیز مہیا کرنا نہایت فائدہ مند ہے اور تمام قوائے جسم کو چست کر دینے کا باعث ۔ خصوصاً بصارت کو تقویت دینے میں یہ بہت اہم ہے ۔ مدینہ میں میٹھا کھجور سے بہتر کیا ہو سکتا ہے ۔ اسی پر ان کی گزر بسر تھی ۔ یہی ان کی غذا ۔ یہی ان کی ضیافت ۔ درخت سے اتری تازہ کھجور ہی ان کیلئے پھل تھا ۔ رہا پانی تو دن بھر کا فاقہ جگر کو ایک طرح سے سُکھا دیتا ہے ۔ پس سب سے پہلے اس کو پانی سے طراوت دی جائے تو بعد میں کھائی جانے والی غذا کو بہترین انداز میں جسم کیلئے کارآمد بنا سکتا ہے ۔ چنانچہ ایک آدمی جو بھوکا بھی ہو اور پیاسا بھی ، اس کو چاہیے کہ وہ فوراً کھانا شروع نہ کرے بلکہ پہلے تھوڑا سا پانی پیئے ۔ پھر کچھ ٹھہر کر کھانا کھائے ۔ یہ تو ہوئی کھجور اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

پانی کی جسم کو ضرورت۔البتہ ان دونوں چیزوں کی تاثیر قلبی اور روحانی عمل میں بھی کمال کی دیکھی گئی ہے اوراس کا اندازہ انہی کو ہے جو اس میدان کے لوگ ہیں۔

افطار آپؐ نماز مغرب سے پہلے فرماتے۔آپؐ کیلئے درخت کی تازہ اتری کھجوریں لائی جاتیں۔اگر یہ میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں۔یہ بھی میسر نہ ہوتیں تو آپؐ پانی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ ہی لے لیتے۔

مذکور ہے کہ روزہ کھولتے وقت آپؐ دعا گو ہوتے:''خدایا تیری خاطر فاقہ کیا۔اب تیرا دیا کھا کر افطار کیا''۔یہ روایت ابوداؤد میں ہے۔

یہ بھی مروی ہے کہ جب افطار کر لیتے تو گویا ہوتے:''پیاس تھی سوگئی۔رگوں کو تراوت ملی اور خدا نے چاہا تو اجر پکا''

ابن ماجہ میں آپؐ کا یہ فرمان مروی ہے کہ:''روزہ دار کو روزہ افطار کرنے کے وقت ایک دعا کا حق دیا جاتا ہے جو ہرگز رد نہیں ہوتی''



رمضان میں آپؐ سفر کر لیتے۔رمضان کے سفر میں آپؐ نے روزہ رکھا بھی اور چھوڑا بھی۔صحابہؓ کو چناؤ دیا کہ چاہیں تو روزہ رکھیں اور چاہیں تو چھوڑ لیں۔

دشمن سے آمنا سامنا ہونے کا وقت قریب ہوتا تو صحابہؓ کو روزہ چھوڑ دینے کا حکم دیتے تاکہ دشمن سے قتال کرنے کیلئے زیادہ طاقت پائیں۔

مجاہد فوج اگر سفر میں نہ ہو بلکہ مقیم ہو تو کیا مجاہدین قتال میں زیادہ طاقت پانے کیلئے اپنے گھروں میں رہتے ہوئے بھی رمضان کے روزے چھوڑ سکتے ہیں؟اس کی بابت اہل علم کے دو قول ہیں۔البتہ دلیل کے لحاظ سے صحیح قول یہ ہے کہ ان کو اس بات کی اجازت ہے۔ابن تیمیہؒ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا اور جس وقت دمشق کے باہر مجاہدین کی دشمن سے مڈبھیڑ ہونے والی تھی انہوں نے مجاہدین کو یہی فتویٰ دیا۔یوں بھی جہاد کی مشقت سفر کی مشقت سے کہیں بڑی ہے۔اور پھر جہاد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

سے جو مصلحت وابستہ ہے وہ سفر کے ساتھ وابستہ مصلحت سے کہیں بڑی ہے۔ اور پھر سفر ایک فرد کی اپنی ضرورت ہوسکتی ہے جبکہ جہاد پوری امت کی ضرورت ہے لہٰذا مقیم مجاہد کا بوقت قتال روزہ چھوڑنا ایک مسافر کی نسبت کہیں اولیٰ ہے۔

رمضان میں آپؐ نے دو عظیم ترین غزووں کیلئے سفر فرمایا۔ ایک غزوۂ بدر اور دوسرا غزوۂ فتح۔ عمرؓ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمرکابی میں دو غزوے کئے۔ ایک بدر کے روز اور ایک فتح مکہ کیلئے۔ ان دونوں موقعوں پر ہم نے روزہ چھوڑا۔

آپؐ کی هَـدي میں یہ کہیں نہیں پایا جاتا کہ آپؐ نے کسی ایسی مسافت کا تعین کیا ہو جس کا سفر کرنے کے دوران آدمی کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہو اور اس سے کم مسافت ہو تو افطار کی اجازت نہ ہو۔

صحابہ کو سفر درپیش ہوتا تو وہ روزہ چھوڑ لیتے۔ یہ شرط نہ لگاتے کہ وہ اپنے شہر کی آبادی سے نکل کر ہی کچھ کھا پی سکتے ہیں۔ عبید بن جبر کہتے ہیں میں نے صحابی رسول ابوبصرہ غفاریؓ کے ساتھ رمضان میں فسطاط (ایک شہر) سے کشتی کا سفر کیا۔ ابھی ہم آبادی سے نہیں نکلے تھے کہ ابو بصرہؓ نے دسترخوان لانے کا حکم دیا اور مجھے کھانے کیلئے آگے بڑھنے کا کہا۔ میں نے کہا: کیا آپ آبادی نہیں دیکھ رہے؟ ابوبصرہ غفاری کہنے لگے: کیا تم سنت رسولؐ اللہ سے منہ موڑتے ہو؟ (رواہ ابوداؤد واحمد) محمد بن کعب کہتے ہیں: میں انس بن مالک کے ہاں حاضر ہوا جو کہ سفر پہ روانہ ہونے والے تھے۔ ان کی سواری تیار کردی گئی تھی اور وہ سفر کا لباس پہن چکے تھے۔ تب انہوں نے کھانا منگوایا۔ میں نے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ فرمایا: ہاں سنت ہے۔ اس کے بعد وہ سفر پہ روانہ ہوگئے۔ ترمذی نے اس کو حدیث حسن کہا ہے۔

(استفادہ واختصار از زادالمعاد ص:۲۰۱۔۲۱۱ مؤلفہ ابن القیمؒ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اَسرارِصیام

(اردو استفادہ از امام ابن قدامہ الحنبلیؒ)

جان لو کہ روزہ کے اندر کچھ ایسی خاص بات رکھ دی گئی ہے جو اِس کے سوا کسی اور عمل میں نہیں، اور وہ ہے اِس کو اللہ عز وجل کے ساتھ ایک خاص نسبت ہو جانا، جیسا کہ حدیثِ قدسی میں وارد ہوا ہے (الصوم لی وأنا أجزی به)۔ عبادتِ صیام کو بس یہی شرف کافی ہے، ویسے ہی جیسے ''بیت اللہ'' کہلا کر ایک مقام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نسبت کا ایک خاص حوالہ حاصل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ''وَطَهِّرْ بَيْتِيْ''، یعنی ''میرے'' گھر کو صاف ستھرا کر رکھو!

روزہ کی فضیلت کے پیچھے دو خوبصورت معانی پنہاں ہیں:

ایک یہ کہ یہ ایک راز ہے اور سراسر ایک باطنی عمل...... جو مخلوق کے احاطۂ نظر میں کبھی آ ہی نہ پائے۔ روزہ کے اِس معنیٰ میں ریا کا کوئی گزر نہیں۔

دوسرا یہ کہ روزہ دراصل دشمنِ خدا کو مقہور کر دینا ہے۔ وجہ یہ کہ دشمنِ خدا کا وہ ہتھیار جو وہ ابنِ آدم کے خلاف بے تحاشا برتتا ہے اِس کی شہواتِ نفس ہیں۔ یہ شہوات و خواہشات انسان میں جہاں سے تقویت پاتی ہیں وہ ہے اِس کے ہاں خورد و نوش کی فراوانی۔ پس جب تک خواہشات کی یہ زمین ہری بھری رہے گی تب تلک شیاطین کا اِس چراگاہ میں آنا جانا بے تحاشا رہے گا۔ اب جب

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

خواہشات وشہوات کو ترک کرایا جائے گا تو شیاطین کی راہیں خود بخود یہاں تنگ ہونے لگیں گی۔

اب ہم اختصار سے روزہ کی کچھ سنتوں کا ذکر کریں گے:

۱) سحری کی جانا بے حد پسندیدہ ہے، اور وہ بھی یہ کہ خاصی لیٹ کر کے کی جائے۔ افطار میں خوب جلدی کی جائے، اور یہ کہ کھجور سے کی جائے۔

۲) رمضان میں سخاوت بطورِ خاص مستحب ہے۔ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔ اچھا اور پسندیدہ بننا، دل کھول کر صدقہ کرنا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں رمضان کے معمولات کی نسبت ہمیں سیرت و احادیث سے معلوم ہے۔

۳) رمضان میں قرآن کا طالبِ علم بننا۔ اعتکاف کی صورت خدا کے گھر میں ڈیرے ڈال دینا خصوصا رمضان کی آخری دس راتیں۔ رمضان کے آخری حصہ میں عبادت پر پورا زور صرف کر دینا۔

صحیحین میں عائشہؓ کی حدیث ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپؐ کمر بستہ ہو جاتے، رات عبادت میں گزارتے اور اہلِ خانہ کو بیدار کرتے۔ علماء نے اِس 'کمر بستہ ہو جانے' کے دو معنیٰ بیان کئے ہیں: ایک یہ کہ ازدواجی تعلق سے کنارہ کشی کر لیتے، اور دوسرا یہ کہ یہ کنایہ ہے عمل میں انتہائی حد تک جت جانے کا۔

علماء کا قول ہے کہ آپؐ کا آخری عشرہ میں عبادت و ریاضت پر پورا زور صرف کر دینا اس وجہ سے تھا کہ آپؐ لیلۃ القدر کو پا لینے کی سعی فرماتے۔



اب ہم روزہ کے بعض اَسرار اور آداب کا ذکر کریں گے:

روزہ کے تین مراتب ہیں: ایک عوام کا روزہ اور ایک خواص کا روزہ اور ایک خاص الخواص کا روزہ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

'عوام' کا روزہ ہے: پیٹ اور شرمگاہ کو اس کی خواہش پورا کرنے سے روک رکھنا۔

'خواص' کا روزہ ہے: نگاہ، زبان، ہاتھ، پیر، کان، آنکھ اور سب کے سب اعضاء وجوارح کو خدا کی معصیت کے کاموں سے باز کئے رکھنا۔

رہا 'خاص الخواص' کا روزہ، تو وہ یہ ہے کہ دل ہی ہر گھٹیا سوچ اور ارادے کے معاملہ میں روزہ دار ہو جائے۔ وہ سب افکار وخیالات جو آدمی کو خدا سے دور کریں یا خدا کی نگاہ میں آدمی کی وقعت کم کر دینے والے ہوں آدمی کے ہاں متروک ہو کر رہ جائیں۔ گویا قلب کی دنیا میں آدمی خدا کے سوا دنیا و مافیہا سے روزہ رکھ لے۔ روزہ کے اِس مرتبہ کی شرح ووضاحت کسی اور مقام پر ہوگی۔

رہ گیا دوسرا مرتبہ یعنی 'خواص کا روزہ' تو اس کے آداب میں یہ آتا ہے کہ آدمی کی نگاہ روزہ سے ہو جائے اور ہر اُس جانب سے جو خدا نے حرام ٹھہرادی نگاہ کا رخ پھر جائے۔ زبان کو ہر اُس بات سے جو مخلوق کو اذیت دے یا خالق کے ہاں حرام یا ناپسندیدہ ہو، یا حتیٰ کہ جو لایعنی و بے فائدہ ہو...... زبان کو ایسی ہر بات سے تالا لگ جائے۔ نیز یہ کہ آدمی اپنے سب کے سب اعضاء وجوراح کا پہرہ دار بن کر کھڑا ہو جائے کہ کوئی عضو بھی خدا کی معصیت کا رخ نہ کر پائے۔

بخاری کی روایت میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: **من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فى أن يدع طعامه وشرابه** ''جو شخص قولِ باطل سے اور اس پر عمل کر گزرنے سے باز نہیں رہتا، اللہ کو یہ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا ہی چھوڑ کر رہے'' مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی پرواہ نہیں، کیونکہ یہ ان باتوں سے تو رک گیا ہے جو روزے

کے علاوہ عام حالات میں اس کیلئے بالکل جائز اور روا ہیں البتہ ان باتوں سے روزہ رکھ کر بھی رکنے کا نام نہیں لیتا جن کی کسی بھی وقت اسے اجازت نہیں، اور جو کہ اللہ کی مطلق حرام کردہ باتیں ہیں۔

آدابِ صیام میں یہ بھی ملحوظ رہے کہ آدمی رات کو کھانے سے پیٹ نہ بھر لے۔ رات کو بھی کھائے تو بس حساب سے۔ کیونکہ، جیسا کہ حدیث میں ہے، ابنِ آدم کا پیٹ وہ بدترین برتن ہے جس کو یہ کناروں تک بھر لیتا ہے۔ ابتدائے شب اگر انسان پیٹ کو کھانے سے پر کر لے تو باقی شب وہ اپنا اچھا استعمال ہرگز نہ کر پائے گا۔ اسی طرح اگر وہ سحری کے وقت شکم سیر ہو جاتا ہے تو ظہر تک وہ خود کو کارآمد نہ رکھ پائے گا۔ کیونکہ بسیار خوری کاہلی اور بے ہمتی کو جنم دیتی ہے۔ نیز روزہ سے جو کوئی مقصود ہے بسیار خوری سے خود اس مقصود و مطلوب پر ہی پانی پھر جاتا ہے۔ روزہ سے مقصود تو یہ ہے کہ انسان بھوک کے تجربے سے گزرے اور ترکِ خواہش کی استعداد پائے۔



جان لو کہ صیامِ نفل یوں تو ہر وقت پسندیدہ ہے، مگر کچھ خاص ایامِ فضیلت میں تو بے حد پسندیدہ اور مستحب ہو جاتا ہے۔ فضیلت کے ایام کچھ تو وہ ہیں جو ہر سال آتے ہیں، جیسے مثلاً رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے، یومِ عرفہ، یومِ عاشوراء، عشرۂ ذوالحج، اور محرم۔ جبکہ اکچھ ایام وہ ہیں جو ماہانہ ہیں، جیسے مثلاً مہینے کا یومِ اول اور یومِ وسط اور آخری یوم۔ جو ان تین دنوں کے روزے رکھے وہ خوب ہے۔ البتہ افضل یہ ہے کہ مہینے کے تین دن وہ ایامِ بیض کے کرے، یعنی چاند کے جوبن کے تین ایام روزہ سے رہے۔

جبکہ فضیلت کے کچھ ایام ہفتہ وار ہیں، یعنی سوموار کا روزہ اور جمعرات کا روزہ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

صیامِ نفل میں افضل ترین صومِ داودؑ ہے: داود علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار۔ صیامِ داودؑ کے افضل ترین ہونے میں تین خوبصورت معانی پوشیدہ ہیں:

ایک یہ کہ نفس کو ایک دن اُس کا حظ ملتا ہے اور ایک دن اُس سے عبادتِ صوم کرائی جاتی ہے۔ یعنی ایک دن اُس کو حق ملتا ہے اور ایک دن اُس سے کام لیا جاتا ہے، جو کہ عدل کی بہترین حالت ہے۔

دوسرا یہ کہ کھانے کا روز روزِ شکر ہے اور اگلا روزے کا دن روزِ صبر۔ جبکہ ایمان کے دو ہی شق ہیں، ایک شکر اور ایک صبر!

تیسرا یہ کہ عام مجاہدہ کی نسبت یہ نفس پر زیادہ شاق ہے۔ کیونکہ جونہی نفس ایک خاص حالت سے مانوس ہونے لگتا ہے اِسے وہاں سے پھیر کر ایک دوسری حالت میں لے آیا جاتا ہے۔ یوں نفس کا یکسانیت سے نکلنا نفس کو عبادت کے خاص معانی سے آشنا کراتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزے ہی رکھتے جانا) کی بابت، مسلم میں ابوقتادہؓ سے مروی ہے، عمرؓ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا: **لا صام ولا أفطر، أو لم یصم ولم یفطر** کہ ''نہ اُس کا روزہ اور نہ اُس کا افطار''

یہ (صومِ دہر) اس حالت پر محمول ہوگا کہ آدمی لگاتار روزے رکھے اور ممنوعہ ایام تک کے روزے نہ چھوڑے۔ البتہ اگر وہ عیدین اور ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے سے اجتناب کرتا ہے تو یہ صومِ دہر نہ ہوگا۔ چنانچہ عائشہؓ کے بارے میں آتا ہے کہ آپؓ لگاتار روزے رکھتیں۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں صحابیِ رسول ابوطلحہؓ نبی ﷺ کی رحلت کے بعد چالیس سال تک لگاتار روزے رکھتے رہے (ممنوعہ ایام کے ماسوا)



Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

یہ بھی جان لو کہ جس آدمی کو بصیرت ملی ہو وہ روزہ سے جو مقصود ہے عین اس مقصود سے آشنا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے آپ کو نیکی کے کسی ایسے (نفل) کا مکلّف نہیں کرتا جس کی ادائیگی کے باعث وہ اُس سے کسی افضل تر عمل کو اختیار کرنے کے معاملہ میں بے ہمت ہو رہے۔

مثلاً، عبداللہ بن مسعودؓ کا بکثرت روزہ رکھنے کا معمول نہ تھا۔ فرماتے: میں جب روزہ رکھتا ہوں تو نماز (کی طوالت وکثرت) پر پوری محنت نہیں کر پاتا، جبکہ میں (نفل) روزہ کی نسبت نماز (قیام وسجود) پر محنت اور ریاضت کو ترجیح دیتا ہوں۔ سلف میں بعض کے ساتھ یوں ہوتا کہ بکثرت روزہ رکھیں تو قراءتِ قرآن پر محنت نہ ہو پاتی۔ چنانچہ وہ بکثرت افطار سے رہتے تاکہ تلاوت پر قدرت پائیں۔ ہر انسان ہی اپنی حالت کا بہتر اندازہ کر سکتا ہے اور یہ بھی جان سکتا ہے کہ عبادت کے کون کونسے اعمال اس کے زیادہ سے زیادہ مناسبِ حال ہیں۔

(اردو استفادہ از مختصر منہاج القاصدین
مؤلفہ امام ابنِ قدامہ الحنبلیؒ
كتاب الصوم وآدابه وأسراره ومهماته وما يتعلق به)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مطبوعاتِ ایقاظ

روزِ غضب زوالِ اسرائیل پر انبیاء کی بشارتیں، توراتی صحیفوں کی اپنی شہادت	ڈاکٹر سفر الحوالی
رو بہ زوال امیریکن ایمپائر عالم اسلام پر حالیہ صلیبی یورش کے پس منظر میں	حامد کمال الدین
مسجدِ اقصیٰ، ڈیڑھ ارب مسلمانوں کا مسئلہ (کتاب و آڈیو)	حامد کمال الدین
مسلم ہستی کا احیاء	حامد کمال الدین
دعوت کا منہج کیا ہو؟	محمد قطب
ایمان کا سبق	حامد کمال الدین
شروط لا الہ الا اللہ	حامد کمال الدین
نواقضِ اسلام	حامد کمال الدین
توحید کے تین اساسی محور	حامد کمال الدین
موحد تحریک	حامد کمال الدین
آپ کے فہم دین کا مصدر کیا ہے؟	حامد کمال الدین
اہل کتاب سے برأت	ڈاکٹر سفر الحوالی
صیام اور بندگی کے معانی (کتاب و آڈیو)	حامد کمال الدین
یہ گرد نہیں بیٹھے گی!	حامد کمال الدین
یہ وہی انگریزی نظام ہے، مگر اب یہ 'اسلامی' بھی ہے!	حامد کمال الدین

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi